

# خواتین کی نماز

قرآن و سنت کی روشنی میں

مصنف:

انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری

الحقائق و الفوائد الشریعہ

# خواتین کی نماز

قرآن و سنت کی روشنی میں

مصنف:

انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری

الحقّائق و فائز الشیخ

پاکستان میں انجینئر فضل اللہ صابری کی اردو، انگلش کتب کے جملہ حقوق الحقائق فاؤنڈیشن کے نام محفوظ ہیں۔ کوئی ادارہ یا پبلشر شائع نہ کرے۔

نام کتاب: خواتین کی نماز (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مصنف: انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری چشتی

صفحات: 72

اشاعت اول: اکتوبر 2013 دہلی

اشاعت دوم: نومبر 2013 لاہور

تعداد: ہزار

قیمت: 70/-

## الحقائق فاؤنڈیشن

رضا پلازہ بالمقابل علم دین سنٹر ماتھر سٹریٹ اردو بازار لاہور

0333-7861895 -- 0321-4088628

## فہرست

- ۱۔ پیش لفظ ۴
- ۲۔ نماز کی اہمیت ۵
- ۳۔ مختصر تاریخی پس منظر ۸
- ۴۔ حدیث ”نماز پڑھی جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے“ ۱۶
- ۵۔ عورتوں اور مردوں کی نماز کے احکام میں فرق ۲۵
- ۶۔ عورت سجدہ کیسے کرے؟ ۲۹
- ۷۔ عورت کو نماز میں کیسے بیٹھنا چاہیے؟ ۳۲
- ۸۔ ہاتھ اٹھانے کا طریقہ ۳۵
- ۹۔ عورتیں نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟ ۳۸
- ۱۰۔ نماز میں عورتوں کے بیٹھنے کے متعلق دیگر روایات ۴۰
- ۱۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کی زوجہ ۴۲
- ۱۲۔ عورتوں کے سجدے سے متعلق کچھ اور روایات ۴۳
- ۱۳۔ عورت رکوع کیسے کرے؟ ۴۷
- ۱۴۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہاء کے کرام کے ارشادات ۴۸
- ۱۵۔ حضرت اُمّ درداء کی روایت ۵۷
- ۱۶۔ نماز کے شرائط ۶۰
- ۱۸۔ ترتیب وار طریقہ نماز ۶۴
- ۱۹۔ خلاصہ بحث ۶۹





## پیش لفظ

ساری تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے جو ساری کائنات کا رب ہے اور جسے وہ چاہے ہدایت کا راستہ اور دائمی خوشی عطا فرماتا ہے۔ درود و سلام ہو امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ، اُن کی آل و اصحاب پر۔

مردوزن کی نماز میں فرق کا مسئلہ موجودہ دور میں نوجوان غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث، سلفی) کی گفتگو کا بڑی دل چسپی کا باعث ہے۔ بہت سے نوجوان اس مسئلے کو لے کر کش مکش کا شکار نظر آتے ہیں۔ جون ۲۰۰۷ء میں ہم نے اس مسئلے پر ایک مضمون انگریزی زبان میں لکھا، جو انٹرنیٹ پر جاری کیا گیا۔ اس کے بعد مارچ ۲۰۱۰ء میں کچھ اضافے کے ساتھ اس مضمون کو فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن نے انگریزی میں چار اہم مسائل (Four Important Issues) کے نام سے شائع کیا۔ حال ہی میں غیر مقلدین کی ایک ادارے نے اس مضمون پر کچھ اعتراضات قائم کیے۔ موجودہ کتاب میں ہم نے نہ صرف اُن تمام اعتراضات کے جواب پیش کیے، بلکہ کچھ مفید اضافہ و دلائل بھی پیش کیے ہیں۔

میں اپنے والدین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں سے نوازا ہے اور ہمیشہ نیک عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اپنی اس کاوش کے لیے میں ڈاکٹر الطاف سعیدی (پاکستان) اور شیخ خلیل رانا سعیدی (پاکستان) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کام میں میرا علمی تعاون کیا۔ ساتھ ہی علامہ یسین اختر مصباحی، مولانا عبدالباقی نعمانی، مولانا انوار احمد امجدی اور جناب زبیر قادری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔

بروز بدھ ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۳ء / ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ

سید محمد فضل اللہ صابری چشتی

## نماز کی اہمیت

اللہ تبارک و تعالیٰ رحمن و رحیم ہے۔ اُس نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ اُن پر آسمانی کتابوں کا نزول فرمایا۔ ہمارے آقا خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن کا نزول فرمایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے قرآن و حکمت کی تعلیم فرمائی۔ یہ تعلیمات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے تو اتر سے چلی آرہی ہیں۔ انہی تعلیمات پر عمل کر کے انسان دونوں جہاں میں کامیابی و سرخ روئی حاصل کر سکتا ہے۔

نماز دین کے پانچ ستونوں میں ایک اہم ستون ہے۔ ہر مسلمان کی یہ کوشش رہتی ہے کہ صحیح وقت پر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز کی صحیح ادائیگی کر سکے۔ دن میں پنج گانہ نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يُتَتَّبِعُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِذَا آتَا نَضِيعُ أَجْرِ الْمُصْلِحِينَ.

(الاعراف، ۱۷۰:۷)

ترجمہ: اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، ہم نیکوں کا نیک (اجر) نہیں گناتے۔

قرآن مجید میں متعدد مقام پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٌ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (التوبہ، ۷۱:۹)

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں، یہ

ہیں جن پر عن قریب اللہ رحم کرے گا، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي. (طہ، ۲۰: ۱۳)

ترجمہ: بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

نماز قائم کرنے سے انسان فحش و گناہوں سے دور رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ.

ترجمہ: اے محبوب! پڑھ جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ، بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (العنکبوت، ۲۹: ۴۵)

نماز ترک کرنا ایک سنگین گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَوْلِيلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ. (الماعون، ۱۰۷: ۵)

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے، جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں

بے شمار احادیث نماز قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

عمر بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے۔ (صحیح بخاری شریف، کتاب الایمان)

ایک دوسری حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابو حازم اور ذر اور دی، یزید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم ابو سلمہ

بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا! لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری شریف، کتاب مواقیات الصلوٰۃ)

نماز چھوڑنے پر احادیث مبارکہ میں سخت وعید آئی ہے۔

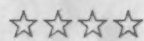
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ. (المؤمنون، ۲۳: ۲)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خشوع و خضوع کے ساتھ صحیح وقت پر نماز ادا کرنے کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔



## مختصر تاریخی پس منظر

غیر مقلدین کا یہ نظریہ اور عمل ہے کہ نماز کے تمام احکام مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ہیں۔ اسی بنیاد پر اُن کا نہ صرف یہ ماننا ہے کہ مرد اور عورت کی نماز کا طریقہ یکساں ہے بلکہ وہ اس نظریے کی شدت سے تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ سعودی عرب جانے والی خواتین کو وہاں کی خواتین مطہر کا عمل مردوں کے طریقے پر نماز پڑھنے پر زور دیتا ہے۔ سلفیوں کا یہ عمل اُس حدیث پر مشتمل ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے۔“ سلفیوں کی حجت یہ ہے کہ چونکہ اس حدیث شریف میں مرد اور عورت کے لیے علیحدہ حکم نہیں دیا گیا، اسی بنا پر مرد اور عورتوں کی نماز یکساں ہے۔ واضح رہے کہ سلفیوں کا یہ استدلال اصول حدیث اور اصول فقہ کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ہم آنے والے صفحات پر اس پر بحث کریں گے۔

غیر مقلد حضرات تمام احادیث و الفاظ کو اس کے ظاہری معنی پر لیتے ہیں۔ ان کی اسی خطا کی وجہ سے وہ عقیدے میں گمراہ ہوئے اور تجسیمی عقیدہ رکھنے لگے، جس میں اللہ تعالیٰ کو انسانی جسم کی مانند مختلف اجزاء سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

غیر مقلدین کی تاریخ محض تین سو سال پرانی ہے۔ ان کے اکابر نے اہل سنت و جماعت کے ساتھ عقیدے و فقہ کے مختلف مسئلوں پر اختلاف کیا۔ لیکن وہ حضرات اس کے قائل تھے کہ عورتوں اور مردوں کی نماز کا طریقہ یکساں ہے۔ بڑے المیے کی بات ہے کہ موجودہ کے غیر مقلد علما نے اس مسئلے میں اہل سنت و جماعت کی مخالفت کرنا شروع کر دی اور ایک نیا طریقہ رائج کیا جو اس فرقے کے علاوہ کسی نے کبھی بھی نہ کیا۔

اس سے قبل کہ ہم اس مخالفت کی وجہ جان سکیں، مناسب ہے کہ ماضی قریب کے دو

۱۔ اس حدیث پر تفصیلی گفتگو آگے کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلد علما کے نظریات اس مسئلے پر پیش کیے جائیں۔

عبدالجبار غزنوی (۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء) غیر مقلدین فرقے کے ایک مشہور مولوی گزرے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ نماز میں عورتوں کے رکوع اور سجدے کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے۔ اس مسئلے پر انہوں نے مختلف فقہاء کے قول نقل کیے اور اخیر میں لکھتے ہیں:

”غرض کہ عورتوں کا انضمام و انخفاض نماز میں احادیث و تعامل جمہور اہل از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“ ۳

شہادت کے لیے اس حوالے کا عکس اگلے صفحات پر موجود ہے۔

ایک اور غیر مقلد عالم عبدالحق ہاشمی السلفی (۱۳۹۲ھ/۱۹۷۱ء) نے مردوں اور عورتوں کی نماز کے طریقے میں فرق کو تسلیم کرتے ہوئے اس مسئلے پر ایک کتاب ہی لکھ ڈالی۔ ابن حزم اور دیگر علما کے کرام کے قول نقل کرنے کے بعد عبدالحق ہاشمی لکھتے ہیں:

”میں اُن لوگوں کے نظریے سے اتفاق کرتا ہوں جن کا یہ ماننا ہے کہ عورت کو رکوع کے وقت اپنے جسم کو پھیلانا نہ چاہیے کیوں کہ اس سے زیادہ پوشیدگی وستر قائم ہوتا ہے۔“ ۴

شہادت کے لیے اس حوالے کا عکس بھی شامل کتاب ہے۔

قارئین غور فرمائیں! ان دونوں غیر مقلد مولویوں نے اہل سنت و جماعت کے موقف کو اختیار کیا اور یہ تسلیم کیا کہ عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقے میں فرق ہے۔ لیکن موجودہ دور کے غیر مقلد مولویوں نے ان دونوں سلفی مولویوں کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ عورتوں اور مردوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں!۔۔۔ آخر اس نظریے کی تبدیلی کا سبب کیا ہے؟ اس کو جاننے کے لیے آنے والے صفحات کا مطالعہ کریں۔

☆☆☆☆

۲۔ پوری کتاب میں اسی ترتیب سے تاریخ لکھی جائے گی۔ یعنی پہلے سنہ ہجری پھر سنہ عیسوی۔

۳۔ فتاویٰ علمائے حدیث، جلد ۲، ص ۱۳۸-۱۵۰، مکتبہ سعیدیہ، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء

۴۔ عبدالحق ہاشمی السلفی، نصب السعدی تحقیق مسألۃ تجانی المرأة فی الركوع والسيو ولفقود، ص ۵۲، قاہرہ، المطبعة

الحریریۃ الحدیثہ ۱۹۷۷ء/۱۳۹۷ھ



تاریخ غزنویہ ۱۱۵۰ تا ۱۱۸۵

محمد بن عبد الجبار بن عبد الله الغزنوي حفي الشاه

سوال: عورتوں کو نمازیں انضمام کرنا چاہیے یا نہ؟ بیٹیاؤ اور جوا

الجواب هو الموفق للصواب ، البراد وادبہ میں ایں انہی سن خبری میں زید بن ابی حنیفہ  
مرسل روایت کرتے ہیں ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتلی امرا تین تصلیان فقال اذا اجبتا  
فضا بعض اللہ الی الارض وان المرأة یست فی ذلک کالرجل وانخرج الیہم محمی مرفوعا اذا اجبت المرأة  
الصمت بظہا فغذاھا کاستواء ینکون لھا ، اور ایں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت نے صلا کی

(تیسرا) کیا جائے اور یہی ہے کہ اگر جرح میں نہ کوئی لکھا گیا ہو یا ان کو عاصی سے بدلہ نہ ملے گا کی جاسا۔ اسلئے سہاؤ دوسرے درجہ کا  
 آؤں ہے۔ اسلئے اہم اور اذکار کے ہاں کہیں یہ حدیث ایسا ہائے واسطہ سے اپنے راویوں سے روایت کرنے سے واقف رہے اور اہل حق  
 نہیں ہے ۱۲۔ اُنکو بھی مادی پرستی کی تمام کائناتیں عیب قدس کا پڑھ لیں جس کو کشتل اور دارالجمالیہ میں ان کی پڑ تو اس پر عیب لکھے گا  
 اقتدار دلا۔ یعنی اُوں نہیں مل جاسا۔ ۱۳۔ اسلئے اس شخص بہت سے اہل تہذیب و ایمان کو کفر فرماتے ہیں، کہ حکام کی تہذیب و دینوں کا  
 یہ ہے۔ کہ ان کو اس سے پہلے جہاد کے ساتھ دین پرستی کی جگہ سے اُن کا پاد کے بعد والوں کی کسی ایک کے ساتھ بھی دین نہیں پڑی سکتا اسلئے  
 کہ ان کے اعتقاد و شریعت و حدیث کے جس جگہ ان کو حدیث کے بعد کہ اس کی تہذیب کی جاتی ہے۔ اسلئے تحقیق رسول و نسل میں نہ کہ رسول

مورفول کے اس سے محسوس ہونے پر بعد ہی تیس نوپ غے فرمایا جیسے ہم سمجھ کر تو دوست کہ سمجھ کر دیکر یا کہ دوست حاصل میں آئی کہ ملے ہو  
 نہیں ہے اور یہی خبر فرمائی کہ کیا ہے کہ جب دوست سمجھ کر کے کوئی نوپ کو اپنی مثال سے ملے اس میں زیادہ پروہ ہے ۱۲

فَسُئِلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ عالمگیری

کتابُ الصلوة

خدمت

ترتيب : ابو الحسنات علی محمد سعیدی، مستم جامعہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان

فاشر المكتبة الرحمانية

٢٤٤ - تاريخ الدولة العثمانية (١٩٠٠ - ١٩١٨)

مكتبة سعيدية خانيوال (مكتبة)





## نصب العمود

في تحقيق مسألة تجافي المرأة في الركوع  
والسجود والقعود

تأليف

المحدث المفسر الفقيه الأصولي النظّار

أبي محمد عبد الحق الهاشمي

السلفي

المتوفى سنة ١٣٩٢ هـ بمكة المكرمة

رحمه الله

وقال الإمام محمد بن اسماعيل الأمير اليماني رحمه الله في سبل السلام شرح بلوغ المرام عند شرح حديث إذا سجدت فضع كفك وارفع مرفقك وهذا في حق الرجل لا المرأة فإنها تخالفه في ذلك لما أخرجه أبو داود في مراسيله عن يزيد بن أبي حبيب أن النبي صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان فقال إذا سجدتما فضعما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة في ذلك ليست كالرجل قال البيهقي وهذا المرسل أحسن من موصولين فيه يعني حديثين ذكرهما في سننه وضعفهما انتهى كلام صاحب سبل السلام.

قلت هذا ما بلغني من الأخبار والآثار من الصحابة والتابعين ومن أقوال الأئمة في هذه المسألة.

وأولى الأقوال عندي بالاختيار قول من قال أن المرأة لا تجافي في الركوع والسجود والقعود بل تضم بعض اللحم إلى بعض وتضم بعض اللحم إلى الأرض لأن ذلك أسرها.

→ ووجه الاختيار أن الأحاديث التي احتج بها الإمام ابن حزم ومن تبعه لا شك أنها صحيحة ولكنها ليست نصاً في مسألة التجافي للمرأة → لأنها وردت في صفة صلاة الرجال فلا تقوم بها حجة في حكم صلاة النساء إلا بضم قوله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتموني أصلي وجعله عاماً ليشمل الرجال والنساء.

وأظن أن هذا الحديث ليس بعام لأن الظاهر أن الخطاب فيه للرجال دون النساء فمن اختار عمومه فعليه البيان بالدليل الواضح البين الدال على عمومه.

ومنه من بالغ في إثبات هذا العموم حتى ادعى أن نساء النبي صلى

## حدیث: ”نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے۔“

امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں:

مالک بن انسؒ نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ ہم سب نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کے پاس بیٹھیں روز ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم مشفق تھے۔ جب آپ نے جانا کہ ہم کو اپنے گھروں کو جانے کی خواہش یا شوق پیدا ہوا ہے تو ہم سے پوچھا کہ اپنے پیچھے کن کو چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے آپ کو اس کی خبر دی۔ تو فرمایا تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، ان لوگوں میں رہو، انھیں دین سکھاؤ اور ان کو حکم دو۔ مالک بن انسؒ نے چند اشیا ذکر کیں۔ ابو قلابہ نے کہا مجھے وہ اشیا یاد ہیں یا یہ کہا کہ یاد نہیں۔ اور فرمایا، نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم سے ایک شخص اذان دے اور تم سے بڑا امامت کرے۔“

غیر مقلدین حدیث شریف کے الفاظ ”نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے“ کے ظاہری معنی کو لیتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس حدیث میں عورتوں کے لیے کوئی علیحدہ حکم نہیں ہے، اسی لیے مرد اور عورت کی نماز کا طریقہ یکساں ہے۔

اہل سنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ اس حدیث شریف کے الفاظ کو اس کے ظاہری معنی پر نہیں لیا جاسکتا۔ اور نماز ادا کرنے سے متعلق دیگر احادیث کو پیش نظر رکھنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ اگر اس حدیث کے ظاہری معنی پر عمل کیا جائے تو سوال یہ اٹھتا ہے

۵ امام بخاری، صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۲۸، حدیث نمبر: ۶۳۱، قاہرہ: دار طوق النجاة، ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء

حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوہاب قال حدثنا أيوب عن أبي قلابة قال حدثنا مالك أتينا إلى النبي صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوماً وليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيمًا رفيقًا فلما ظن أننا قد اشتحبنا أهلكنا أو قد اشتقنا سألنا عن تركة بنا بعدنا فأخبرنا قال ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعليهم ومروهم وذكر أشياء أحفظها أو لا أحفظها وصلوا كما رأيتموني أصلي فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم

کہ اس دور میں کون ایسا شخص ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے؟؟؟ اور جب نہیں دیکھا تو حدیث ”نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے“ پر کس طرح عمل ہو سکتا ہے؟ اگر جواب یہ دیا جائے کہ نماز پڑھنے کا طریقہ کتب حدیث سے سیکھا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کتابوں کے مصنف کون ہیں؟ کیا ہم کو نماز ان کتابوں سے سیکھنی ہے یا حدیث ”نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے تم نے دیکھا ہے۔“ پر عمل کرنا ہے؟ اگر جواب یہ آتا ہے کہ اس حدیث کے مفہوم و مقاصد پر عمل کرنا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ نماز ایسی پڑھو جیسے میں نے تمہیں ”سکھائی“ تو الحمد للہ اہل سنت و جماعت کا موقف حق ثابت ہوگا کیوں کہ اہل سنت کا تو یہی نظریہ ہے کہ نماز ایسی پڑھنی چاہیے جس طریقے سے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سکھایا۔ اور پھر یہ طریقہ تو اترے آج تک قائم ہے۔

مثال کے طور پر ایک مسافر یا مریض کی نماز ایک عام انسان کی نماز سے الگ ہے۔ یہ تمام تفصیلات احادیث میں وارد ہیں۔ ٹھیک اسی طریقے سے مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں فرق مختلف احادیث میں ذکر ہے۔ جس کے مطابق عورتوں کے بیٹھنے، سجدہ کرنے، رکوع کرنے وغیرہ کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے۔ ان احادیث کی بنیاد پر صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عورتوں کی نماز کا طریقہ تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ میں عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقے میں فرق ہے۔ اس کے برعکس غیر مقلدین کا یہ کہنا ہے کہ جس طریقے سے غیر مقلد مرد حضرات پاؤں پھیلا کر نماز پڑھتے ہیں، اسی طرح خواتین کو بھی پاؤں پھیلا کر نماز پڑھنا چاہیے۔ اُن کی یہ بھی ضد ہے کہ جس طریقے سے مرد سجدے کی حالت میں اپنی کوہنیوں، پیٹ اور رانوں کے درمیان فاصلہ رکھتے ہیں، ٹھیک اسی طرح عورتوں کو بھی ان اجزاء کے درمیان فاصلہ رکھنا چاہیے۔ لیکن اہل سنت و جماعت کا یہ موقف ہے کہ عورتوں کو سجدے کی حالت میں اپنے تمام اجزاء سمیٹ کر رکھنے چاہئیں۔ کیوں کہ اس طرح سے زیادہ پوشیدگی اور حیا کا اظہار ہوتا ہے۔ نیز عورتوں کے سجدے کا یہ طریقہ حدیث سے ثابت ہے۔

۶ ان احادیث کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں گے۔

ناصر الدین الالبانی (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء - ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء) موجودہ دور کے ایک غیر مقلد مولوی گزرے ہیں، جو اپنے من چاہے استدلال اور اہل سنت کی مخالفت کی بنا پر غیر مقلد طبقے میں بہت معروف ہیں۔ ناصر الدین البانی کا یہ موقف تھا کہ عورت اور مردوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ اُن کا یہ موقف بخاری شریف کی اُس حدیث کے غلط استدلال سے ہے جس کا ذکر ہم گذشتہ صفحات میں کر چکے ہیں۔ یہ بات غور طلب رہے کہ پچھلے چودہ سو سال میں کسی بھی فقیہ نے مذکورہ بالا حدیث سے یہ استدلال نہیں کیا جیسا کہ غیر مقلد مولوی البانی نے اختیار کیا۔ اپنے اس غلط استدلال اور اہل سنت کی مخالفت کو تقویت دینے کے لیے البانی نے مشہور تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (۳۷ھ / ۶۶۷ء - ۹۶ھ / ۷۱۳ء) کے قول میں تحریف کر دی!

اس سے قبل کے ہم اس تحریف کا ذکر کریں ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ یہاں اُس حدیث شریف کا ذکر کر دیا جائے جس میں رسول اللہ ﷺ نے خیر القرون کو بشارت عطا فرمائی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔“

ابراہیم نخعی (م ۹۶ھ / ۷۱۳ء)، مجاہد (م ۱۰۳ھ / ۷۲۲ء)، حسن بصری (م ۱۱۰ھ / ۷۲۸ء)، عطا (م ۱۱۴ھ / ۷۳۲ء)، حماد ابن سلمہ (م ۱۶۷ھ / ۷۸۳ء) رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کبار تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک اجلہ تابعی

کے امام بخاری صحیح البخاری، ج ۵، ص ۳، حدیث نمبر: ۳۶۵۱، قاہرہ: دار طوق النجاة، ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يحيى أقوام تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته.

ہیں بلکہ ایک معروف فقیہ بھی۔ اسی بنا پر البانی نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو اپنے موقف کی تائید میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

تابعین نے فقہی استدلال کا علم اور اصول براہ راست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حاصل کیا۔ تابعین کے استدلال اور فتویٰ کو فقہاء اور علمائے اُن مسائل میں قائم کیا جن کا ذکر احادیث میں صریح طور پر وارد نہیں ہوا۔

امام ابن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ / ۸۴۹ء) نقل فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”عورت نماز میں مردوں کی مانند بیٹھے۔“

شافعی فقہ کے مطابق دوسرے تشہد میں عورت اور مرد کے بیٹھنے کا طریقہ یکساں ہے۔ جس میں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر بیٹھا جاتا ہے۔ لیکن نماز کے دوسرے ارکان مثلاً رکوع، سجود، پہلا تشہد وغیرہ میں مرد اور عورتوں کا طریقہ دیگر مذاہب کی مانند مختلف ہے۔

لیکن البانی کو اپنا باطل نظریہ اور غلط استدلال کہ عورت و مرد کا طریقہ نماز یکساں ہے، ثابت کرنے کی ہٹ سی لگی تھی۔ جس کے لیے اُس نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں تحریف کر دی!

البانی رقم طراز ہیں کہ ”ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت اور مرد کو نماز میں یکساں طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔“ البانی نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے حوالے کو مصنف ابن ابی شیبہ سے منسوب کیا ہے۔ لیکن قارئین کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مصنف ابن شیبہ تو کیا کسی بھی کتب حدیث میں موجود نہیں ہے! شہادت کے لیے البانی کی کتاب کا عکس ملاحظہ کیجیے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ عورت نماز میں مرد کی طرح (تقعُد) بیٹھے۔ لیکن البانی نے اس قول کو بدل کر حضرت ابراہیم نخعی کی طرف یہ قول منسوب

۸ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۲، ص ۵۰۷، حدیث نمبر ۲۸۰۳، بیروت: دار قرطبہ، ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۶ء، حدثنا غندر، عن شعبة، عن منصور، عن ابراهيم، قال: تقعد المرأة في الصلاة كما يقعد الرجل.

۹ البانی، ص ۷۷، ملاء التبی سنی، ج ۱، ص ۱۸۹، ریاض، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء



کر دیا کہ حضرت نے فرمایا عورت اور مرد نماز میں یکساں (تفعل) عمل کرے۔ قارئین غور فرمائیں کہ اصل عربی لفظ تقعد کو بدل کر تفعل کر دیا اور حضرت ابراہیم نخعی کی طرف منسوب کر دیا۔ اس تحریف کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی تھا کہ عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں!!! شہادت کے طور پر ہم نے مصنف ابن ابی شیبہ کی اصل عبارت اور البانی کی کتاب "صفة صلاة النبي" کی تحریف شدہ عبارت کا عکس پیش کیا ہے۔

سعودی پیٹرو ڈالر کی زور پر البانی کی یہ کتاب مختلف زبانوں میں شائع کی گئی اور غیر مقلد نیٹ ورک نے اس کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اس کے بعد سے وہ نوجوان مسلمان جن لوگوں نے اپنے والدین اور بزرگوں سے صحیح نماز کا طریقہ نہ سیکھا تھا، اس کتاب کو پڑھ کر غلط طریقے سے نماز ادا کرنے لگے۔

بہت سی اسلامی بہنیں جب حج و عمرہ کے لیے سعودی عرب جاتی ہیں تو وہاں خواتین مطہر کا عملہ اُن پر دباؤ ڈالتا ہے کہ وہ اُن (غیر مقلدوں) کے طریقے پر نماز ادا کریں۔ جن خواتین کو نماز کے صحیح طریقے کا علم نہیں ہوتا، وہ ان کے بہکاوے میں اس گمان کی بنا پر آ جاتی ہیں کہ سعودی عرب میں جو کچھ ہوتا ہے، وہی درست ہے۔ لیکن اہل سنت و جماعت اپنا طریقہ کا رقرآن و سنت سے حاصل کرتا ہے نہ کہ سعودی علما کے فتوؤں کے مطابق، جن کو دین کی کتابوں میں تحریف کرنے کی عادت سی لگ گئی ہے۔

غیر مقلد فرقہ بڑی تیزی سے نوجوان اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے بہت سے حربے اختیار کر رہا ہے۔ سماج میں اگر غیر مقلدین پر نظر ڈالی جائے تو ان میں اکثر و بیشتر نوجوان اور کم عمر افراد ہی نظر آتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا چودہ سو سال کے تمام علما و عام مسلمان کا طریقہ نماز غلط تھا؟ اس فتنے سے بچنے کے لیے آج ضروری ہے کہ تمام نوجوان اہل سنت و جماعت سے جڑ جائیں جو کہ سوادِ اعظم ہے۔ اور اس

نہ اسلامی کتب میں تحریفات کے گھنٹے سازش کو جاننے کے لیے راقم الحروف کی کتاب "تحریفات" ناشر نلاج ریسرچ فاؤنڈیشن کا مطالعہ کریں۔

جماعت کی کامیابی کی بشارت احادیث میں وارد ہے۔

آئندہ صفحات میں ہم نے کتب حدیث سے جو دلائل پیش کیے ہیں، اس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں فرق ہے۔ ان دلائل پر غیر مقلدین کے جو اعتراضات شائع ہوئے ہیں، اُن کا بھی مفصل اور تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اُن قوانین اور شرائط کا ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت اور مرد کی نماز میں فرق پایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

## الحاتمة

كل ما تقدم من صفة صلاته ﷺ يستوي فيه الرجال والنساء ، ولم يرد في السنة ما يقتضي استثناء النساء من بعض ذلك ، بل إن عموم قوله ﷺ : « صلوا كما رأيتموني أصلي » يشملهن ، وهو قول إبراهيم النخعي قال :

« تفعل المرأة في الصلاة كما يفعل الرجل » .

أخرجه ابن أبي شيبة (٢/٧٥/١) بسند صحيح عنه .

وحديث انضمام المرأة في السجود ، وأنها ليست في ذلك كالرجل ؛ مرسل لا حجة فيه . رواه أبو داود في « المراسيل » (٨٧/١١٧) عن يزيد بن أبي حبيب ، وهو مخرج في « الضعيفة » (٢٦٥٢) .

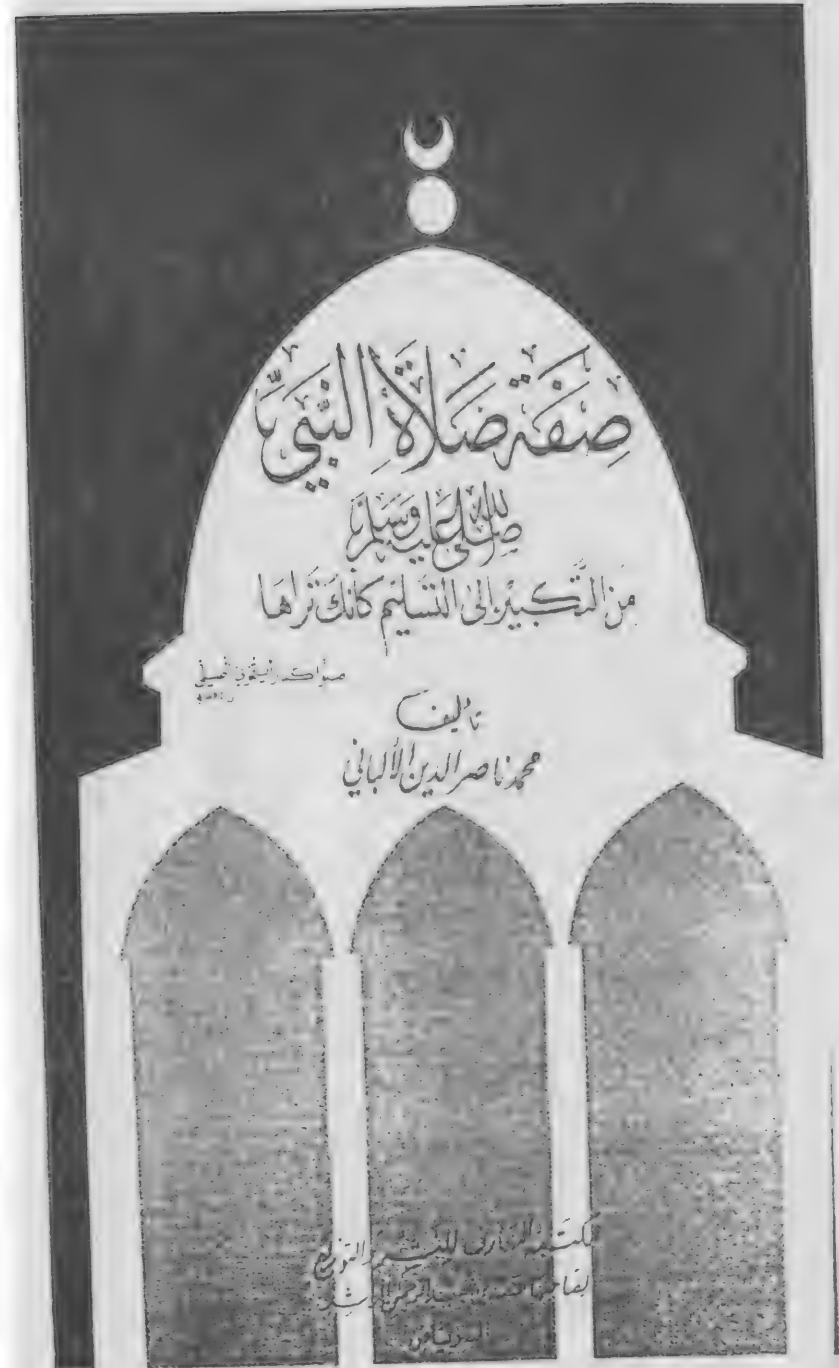
وأما ما رواه الإمام أحمد في « مسائل ابنه عبد الله عنه » (ص ٧١) عن ابن عمر أنه كان يأمر نساء يتربعن في الصلاة ؛ فلا يصح إسناده لأن فيه عبد الله بن العمري ، وهو ضعيف .

وروى البخاري في « التاريخ الصغير » (ص ٩٥) بسند صحيح عن أم الدرداء :

« أنها كانت تجلس في صلاتها جلسة الرجل ، وكانت فقيهة » .

★ ★ ★

وهذا آخر ما تيسر جمعه في صفة صلاة النبي ﷺ من التكبير إلى التسليم ، وأرجو الله تعالى أن يجعله خالصاً لوجهه الكريم ، وهادياً إلى سنة نبيه الرؤوف الرحيم .



۲۷۸۵ - ۲۸۰۱ - حدثنا وكيع، عن ثور، عن مكحول: أن أم الدرداء كانت تجلس في الصلاة كجلسة الرجل.

۲۸۰۲ - حدثنا عبد الوهاب الثقفي، عن عبيد الله، عن نافع قال: تَرَجَّعُ.

۲۸۰۳ - حدثنا معتمر بن سليمان، عن سلم، عن قتادة قال: تجلس كما ترى أنه أيسر.

۲۸۰۴ - حدثنا غندر، عن شعبة، عن منصور، عن إبراهيم قال: تقعد المرأة في الصلاة كما يقعد الرجل.

۲۸۰۵ - حدثنا وكيع، عن العمري، عن نافع قال: كن نساء ابن عمر يتربعن في الصلاة.

۲۸۰۶ - حدثنا غندر، عن شعبة قال: سألت حماداً عن قعود المرأة ۲۷۹۰ ۲۷۱

۲۸۰۳ - مسلم: هو الصواب وهو ابن أبي الذيال، وتحرف اسمه في النسخ إلى: مسلم.

۲۸۰۴ - «تقعد المرأة في الصلاة»: هكذا جاءت الكلمة «تقعد» مرتين في النسخ كلها، وتحرفت في نسخة الظاهرية التي هي «مختصر» من «المصنف» ففيها ۱/۸۶: تفعل المرأة...، وهذا مخالف للنسخ، ولا يتفق مع عنوان الباب، ومخالف لما تقدم برقم (۲۷۹۸) من أن للمرأة هيئة خاصة في بعض مواقف صلاتها تختلف فيها مع الرجل. ووقع في هذا التحريف صاحب «صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم» في الخاتمة التي كتبها في كتابه هذا، ص ۲۰۷ من الطبعة الثامنة، وغلط في نسبة هذا القول إلى «المصنف»، فكانه كان يظن نسخة المختصر أصلاً.

## عورتوں اور مردوں کی نماز کے احکام میں فرق

(۱) جمع مردوں پر فرض ہے، عورتوں پر نہیں۔

”قیس بن مسلم نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری حق ہے سوائے چار کے۔ مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار کے۔“

(۲) عورت پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”عورتوں پر نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔“

امام ابن حجر عسقلانی نے بھی اس روایت کو ”تلخیص الحییر“ میں نقل فرمایا ہے۔

(۳) مرد اور عورت کے ستر عورت میں بھی فرق ہے۔ عورتوں کو نماز کے وقت اپنے

سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے ٹخنے تک پورے بدن کو چھپانا لازم ہے، صرف چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی رکھ سکتی ہیں۔ جبکہ مردوں کے لیے ایسی قید نہیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز

۱۱ ابوداؤد، کتاب السنن، ج ۲، ص ۹۲، حدیث نمبر ۱۰۶۰، بیروت: مؤسسة الریان، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

حدثنا عباس بن عبد العظيم حدثني إسحق بن منصور حدثنا هريم عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجبعة حق واجب على كل مسلم في جماعة إلا أربعة عبد مملوك أو امرأة أو صبي أو مريض.

۱۲ امام تہجدی، السنن الکبریٰ، ج ۱، ص ۴۰۸، حدیث نمبر ۱۷۷۹، مکہ المکرمہ، دار الباز، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء

أخبرنا أبو بكر بن الحسن القاسمي قال: ثنا أبو العباس: محمد بن يعقوب. ثنا بحر بن نصر قال: قرأ علي بن وهب، أخبرك عبد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر أنه قال: ليس على النساء أذان ولا إقامة.

۱۳ ابن حجر، تلخیص الحییر، ج ۱، ص ۵۲۱، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

حديث ابن عمر: "ليس على النساء أذان" رواه البيهقي من حديثه موقوفاً بسند صحيح وزاد: "ولا إقامة."



قبول نہیں فرماتا مگر اوڑھنی (دوپٹہ) کے ساتھ۔ ۱۴

(۴) عورتیں نماز میں مردوں کی صف میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ انہیں مردوں کے پیچھے کھڑے ہونے کی اجازت ہے۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔ ۱۵

(۵) عورت نماز میں مرد کی امامت نہیں کر سکتی۔

امام ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث ضعیف سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت کسی مرد کی امامت نہ کرے۔“ ۱۶

امام سخون مالکی (م ۲۴۰ھ / ۸۵۴ء) نقل فرماتے ہیں: ”علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت مرد کی امامت نہ کرے۔“ ۱۷

۱۲ ابوداؤد، کتاب السنن، ج ۱، ص ۴، حدیث نمبر ۶۴۱، بیروت: مؤسسة الریان، ۱۳۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

حدثنا محمد بن المثنی حدثنا حجاج بن منهال حدثنا حماد عن قتادة عن محمد بن سيرين عن صفية بنت الحارث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يقبل الله صلاة حائض إلا بمخبر.

۱۵ امام بخاری: صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۳۶، حدیث نمبر: ۷۲۷، قاہرہ: دارطوق النجاة، ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

حدثنا عبد الله بن محمد، قال: حدثنا سفیان، عن إسحاق، عن أنس بن مالك، قال: "صليت أنا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وأمی أم سلیم خلفنا.

۱۶ امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۳۴۳، حدیث نمبر ۱۰۸۱، بیروت: دار الفکر، ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ولا تؤمن امرأه رجلا.

۱۷ امام سخون، المدونة الکبریٰ، ج ۱، ص ۱۷۸، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۵ھ / ۱۹۹۳ء (اس روایت کو امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بھی نقل فرمایا ہے: حدثنا ابو بکر قال: حدثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن مولى لبني هاشم عن علي قال: لا تؤم المرأة. ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۳، ص ۵۷۰، حدیث نمبر ۴۹۳۹، بیروت: دار قرطبہ، ۱۳۲۸ھ / ۲۰۰۶ء)

قال ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن مولى لبني هاشم أخبره عن علي بن أبي طالب أنه قال: لا تؤم المرأة

(۶) نماز میں کسی غلطی کی نشان دہی یا امام کو متوجہ کرنے کے لیے مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جبکہ عورتیں صرف تالی بجا سکتی ہیں۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔ ۱۸

(۷) مردوں کو جماعت کی نماز پڑھنے سے انفرادی نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس کے ۲ گنا زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عورتوں کو زیادہ ثواب اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھری میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔ ۱۹

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے الخمار کی تعریف میں فرمایا کہ یہ وہ ہے جو جلد اور بال دونوں کو چھپا دے۔ ۲۰

ایک دوسری روایت میں امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عاتقہ بن ابوعلقمہ کی والدہ محترمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حفصہ بنت عبدالرحمن حاضر ہوئیں۔ حفصہ کے سر پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ نے اسے پھاڑ دیا اور انھیں

۱۸ امام بخاری: صحیح البخاری، ج ۲، ص ۶۳، حدیث نمبر: ۱۲۰۳، قاہرہ: دارطوق النجاة، ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفیان حدثنا الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء.

۱۹ ابوداؤد، کتاب السنن، ج ۱، ص ۴۲۰، حدیث نمبر ۵۷۱، بیروت: مؤسسة الریان، ۱۳۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

حدثنا ابن المثنی، أن عمرو بن عاصم حدثهم، قال: حدثنا همام، عن قتادة، عن مروق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاحها في حجرها، وصلاحها في محضها أفضل من صلاحها في بيتها.

۲۰ امام عبدالرزاق، مصنف، ج ۳، ص ۱۳۲، حدیث نمبر ۵۰۴۹، بیروت: مجلس الاسلامی، ۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

عن الثوري، عن إسماعيل الحنفي، عن أبي زيد، عن عائشة، قالت: إنما الخمار ما وارى الشعر والبشر.

موٹا دوپٹہ اڑھا دیا۔<sup>۱۲</sup>

اس سے واضح ہوا کہ عورتوں کو نماز کے دوران نہ صرف اپنے بالوں کو ڈھانک لیا چاہیے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ کپڑا اتنا مہین نہ ہو کہ اُن کے بالوں کا رنگ ظاہر ہو جائے۔  
قارئین غور فرمائیں! عورتوں کا آخری صف میں کھڑا ہونا، مردوں کی امامت نہ کرنا، اذان اور اقامت نہ دینا..... وغیرہ ان تمام احکام کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کا زیادہ سے زیادہ پردہ اور پوشیدگی کا اہتمام ہو سکے، جو عورتوں کے مزاج کے موافق ہے۔

☆☆☆☆

## عورت سجدہ کیسے کرے؟

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر دو عورتوں کے پاس سے ہوا، جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا بعض حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیوں کہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔<sup>۲۲</sup>

نوٹ:

(۱) یزید ابن حبیب (م ۱۲۸ھ / ۷۴۵ء) مشہور تابعی ہیں، جن سے امام بخاری نے تیس ۲۳ اور امام مسلم نے اڑتیس ۳۸ روایتیں اپنی صحیح میں شامل کیں۔ انہوں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن حارث الزبیدی سے روایت فرمائی۔<sup>۲۳</sup>

(۲) سلیمان بن داؤد (م ۲۵۳ھ / ۸۶۷ء) کو امام نسائی اور امام ابن حجر نے ثقہ قرار دیا۔ ابن حبان نے انہیں ثقات میں نقل کیا۔

(۳) عبداللہ ابن وہب ابن مسلم (م ۱۹۷ھ / ۸۱۹ء) تمام کتب صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ اور امام مالک کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

(۴) حیوۃ بن شریح (م ۱۵۷ھ / ۷۷۷ء) تمام کتب صحاح ستہ کے راوی ہیں۔

(۵) سالم بن غیلان (م ۱۵۱ھ / ۷۶۸ء) مشہور فقیہ جن کا شمار یزید بن حبیب کے

<sup>۲۲</sup> ابوداؤد، کتاب المراسل، ص: ۱۰۳، بیروت: دارالکتب، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

عن سلیمان بن داود عن ابن وہب عن حیوۃ بن شریح عن سالم بن غیلان عن یزید بن ابی حبیب بهذا و عن یزید بن ابی حبیب: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان فقال إذا سجدتما فضعي بعض القدمين إلى الأرض فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل.

<sup>۲۳</sup> امام ابن حبان: الثقات، ج: ۵، ص: ۵۳۶، نمبر ۶۱۶۳، بیروت: دارالکتب، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

یزید بن ابی حبیب البصری کنیتہ أبو رجاء واسم ابی حبیب قیس وقد قيل سويد مولی بنی عامر بن لوی سمع عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی یروی عنه أهل مصر مات فی ولاية ابی جعفر سنة ثمان وعشرين ومائة وهو ما بین الخمس والسبعين إلى الثمانين.

<sup>۱۲</sup> امام مالک، موطأ، ج: ۲، ص: ۹۱۳، کتاب اللباس، قاہرہ: مکتبۃ البابي الحلبي، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء

و حدثني عن مالك عن علقمة بن أبي علقمة. عن أمه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، وعلى حفصة خمار رقيق، فشققته عائشة. وكستها خمارا كثيفا.

شاگردوں میں ہے۔ امام احمد، ابو داؤد، نسائی اور ابن حجر نے ان کے متعلق "لیس بہ بأس" کا استعمال کیا، جو "صدوق" کے درجے میں استعمال ہوتا ہے۔ امام ابن حبان اور ابن شاہین نے ان کو کتاب الثقات میں شامل کیا ہے۔ امام ابن یونس نے انہیں فقیہ اور امام ابن العلی نے ثقہ قرار دیا۔ ۲۴

ان تمام تعدیل کو نظر انداز کر کے سلفی حضرات امام دارقطنی کے قول کو اختیار کرتے ہیں، جنہوں نے سالم بن غیلان کو متروک کہا۔ لیکن یہ جرح مفسر نہیں ہے۔ جس کی بنا پر تعدیل کے مقابلے میں اس کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

**سلفی اعتراض:** یہ ایک مرسل روایت ہے چنانچہ اس کو حجت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ جواب: جس حدیث کی سند کے آخر سے کوئی راوی ساقط ہو مثلاً تابعی، صحابی کو چھوڑ کر حضور ﷺ سے بلا واسطہ روایت کرے، اُسے مرسل حدیث کہتے ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: "مراسل کا جہاں تک تعلق ہے، تو پہلے زمانے میں امام مالک، سفیان ثوری اور امام اوزاعی وغیرہ ان سے استدلال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا زمانہ آیا اور انہوں نے مرسل حدیث پر کلام کرنا شروع کیا۔ بہر حال جب حدیث متصل نہ ہو تو حدیث مرسل سے استدلال کیا جاتا ہے، اگرچہ وہ متصل کی طرح قوی نہیں ہوتی۔ ۲۵

۲۴ امام ابن حجر: تہذیب التہذیب، ج: ۳، ص: ۳۸۳، نمبر ۸۱۵، بیروت، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۴ء

روی عن دراج أبي السبح والوليد بن قيس ويزيد بن أبي حبيب ويحيى بن سعيد الانصاري وغيرهم وعنه حيوة بن شريح وابن لهيعة وعبد الحميد بن سالم وابن وهب قال عبد الله بن احمد عن أبيه ما أرى به بأسا وقال أبو داود لا بأس به وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات.

قلت: وقال ابن يونس كان فقيها فقال توفي سنة ثلاث وخمسين ومائة وقال ابن بكي سنة (51) قال ابن يونس وهو عندي الصحيح وقال العجلي ثقة وفي الميزان عن الدارقطني أنه متروك.

۲۵ امام ابو داؤد: رسالة أبي داؤد إلى أهل مكة في وصف سنة، ص: ۲۵، بیروت، مکتبہ اسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء  
أما المراسيل فقد كان يحتج بها العلماء فيما مضى مثل سفیان الثوري ومالك والأوزاعي حتى جاء الشافعي فتكلم فيه وتابعه على ذلك أحمد بن حنبل وغيره فإذا لم يكن مسند غير المراسيل ولم يوجد المرسل يحتج به وليس هو مثل المتصل في القوة.

امام نووی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد اور اکثر فقہاء کے نزدیک مرسل قابل استدلال ہے۔ اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ جب مرسل کی تائید کسی دوسرے ذریعے سے ہو جائے تو وہ قابل استدلال ہے۔ ۲۶

امام سیوطی رحمہ اللہ امام ابن جریر کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: "تمام تابعین مرسل کے مقبول ہونے پر متفق ہیں، ان میں سے کسی کا انکار منقول نہیں۔ اس کے بعد دو سو سال تک بھی کسی امام نے انکار نہیں کیا۔ ۲۷

ان تمام عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علمائے کرام نے کچھ شرطوں کے ساتھ مرسل روایات کو قبول کیا ہے۔ گزشتہ چودہ سو سالوں میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ کے تمام علمائے کرام نے امام ابو داؤد کی مذکورہ بالا مرسل روایات سے یہ استدلال کیا ہے کہ عورت کو سجدے کے وقت اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے ملا کر رکھنا چاہیے۔ اس کے برعکس مردوں کو سجدے کی حالت میں اپنے اجزا زمین سے اٹھا کر رکھنے چاہئیں۔ ان کی کہنیاں زمین سے مٹ نہ ہونی چاہیے۔ عورتوں اور مردوں کے بیچ اس فرق کا سبب ستر اور پوشیدگی ہے۔ سجدے کی حالت میں عورتوں کے اجزا زمین سے ملنے کی وجہ سے زیادہ پوشیدگی اور حیا مضمر ہے۔

غیر مقلدین حضرات اصول حدیث سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہتے ہیں۔ اصول فقہ اور حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے یہ حضرات صرف البانی کی تقلید کرتے ہیں۔



۲۶ امام نووی شرح صحیح مسلم، ص: ۳۰، قاہرہ، مکتبہ الازہر، ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۹ء۔

ومذهب مالك وأبي حنيفة وأحمد وأكثر الفقهاء أنه يحتج به ومذهب الشافعي أنه إذا انضم إلى الجواب ما يعضده احتج به وذلك بأن يروى أيضا.

۲۷ امام سیوطی: تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ج: ۱، ص: ۱۰۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء  
قال ابن جریر أجمع التابعون بأسرهم على قبول المرسل ولم يأت عنهم إنكاره ولا عن أحد من الأئمة بعدهم إلى رأس المائتين.



## عورت کو نماز میں کیسے بیٹھنا چاہیے؟

”مسند ابو حنیفہ“ میں یہ روایت موجود ہے کہ امام ابو حنیفہ امام نافعؒ سے ۲۸ روایت ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز کس طرح پڑھتی تھیں؟ فرمایا وہ چارزانو (تربع) بیٹھتی تھیں۔ پھر ان کو حکم دیا گیا کہ ٹرین کے بل (مختفون) بیٹھیں۔ ۲۹

## حدیث کا تحزیب

بعض غیر مقلدین حضرات نے اس روایت پر قول کیا ہے۔ اس لیے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ان تمام اشکال کا جواب دے دیا جائے۔

## پہلی سند:

وأخرجه القاضي عمر بن الحسن الأشثانی عن علي بن محمد البزاز عن أحمد بن محمد بن خالد عن زر بن نجیح عن إبراهيم بن المهدي عن أبي جواب الأحوص بن جواب عن سفيان الثوري عن أبي حنيفة رحمه الله.

قاضی عمر بن الحسن الاشثانی (م ۳۳۹ھ / ۹۵۰ء) نے مذکورہ بالا روایت کو مسند ابو حنیفہ روایہ الاشثانی میں نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں۔ ۳۰

۲۸ نافع (م ۱۱۷ھ / ۷۳۵ء) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور علم حدیث میں امام ابو حنیفہ نے ان سے سماعت کی۔

۲۹ عبداللہ الحارثی، مسند ابو حنیفہ روایہ حارثی، ج ۲، نمبر ۹۷، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

قال أبو محمد: كتب إلى زكريا بن يحيى النيسابوري، وحدثني قبيصة الطبري، عنه قال: أخبرني عبد الله بن أحمد بن خالد الرازي، حدثني ابن نجیح أبو ثابت البصري، أخبرنا إبراهيم بن المنذر، أخبرنا أبو الجواب الأحوص بن جواب، أخبرنا سفيان الثوري، عن أبي حنيفة، عن نافع، عن ابن عمر: أنه سئل كيف كان النساء يصلون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: "لكن يتربعن ثم أمرن أن يختفرن".

۳۰ الخوارزمي، جامع مسانيد امام الأعظم، ج ۱، ص ۴۹۳، حيدرآباد، دائرة المعارف العثمانية، ۱۳۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

## دوسری سند:

أخرجه أبو محمد البخاري عن قبيصة الطبري عن زكريا بن يحيى النيسابوري عن عبد الله بن أحمد بن خالد الرازي عن أبي ثابت زر بن نجیح البصري عن إبراهيم بن المهدي عن أبي الجواب الأحوص بن الجواب عن سفيان الثوري عن أبي حنيفة رضي الله عنهما.

عبداللہ ابن محمد الحارثی (م ۳۴۰ھ / ۹۵۲ء) نے اس روایت کو مسند ابو حنیفہ روایہ الحارثی میں نقل کیا ہے۔ بعض حضرات نے بغض کی بنا پر امام الحارثی کے اوپر قول کیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے محدثین نے ان کے بارے میں اچھی رائے قائم کی ہے۔ طوالت کے خوف سے ہم یہاں اس مسئلے پر گفتگو نہیں کر رہے کیوں کہ جو پہلی سند پیش کی ہے، اُس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ۳۱

## تیسری سند:

وأخرجه ابن خسر وفي مسنده عن أبي الفضل بن خيرون عن خاله أبي علي الباقلاني عن أبي عبد الله بن دوست العلاف عن القاضي الأشثانی بإسنادة المذکور الی أبي حنيفة رحمه الله.

ابو عبداللہ الحسین بن محمد بن خسر وبلخی (م ۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء) نے مذکورہ بالا روایت کو مسند ابو حنیفہ روایہ الخسر وبلخی میں نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں۔ ۳۲ غیر مقلدین حضرات نے پہلی اور تیسری اسناد کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا اور صرف دوسری سند کو ضعیف سمجھتے ہوئے متروک قرار دیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم اہل سنت کے پاس صرف یہی ایک دلیل ہے، جبکہ دیگر روایات سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو رہی ہے۔

غیر مقلد حضرات کی علمی خیانت کا یہ پرانا طریقہ رہا ہے۔ کسی مسئلے پر اگر مختلف اسناد سے کوئی روایت وارد ہوئی ہے تو غیر مقلدین جان بوجھ کر قوی اسناد کو نظر انداز کر کے صرف ضعیف اسناد کا ذکر کرتے ہیں۔ اس طرح سادہ لوح مسلمان کو ”ضعیف حدیث، ضعیف حدیث“ کی رٹ لگا کر اہل سنت سے بدظن اور دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

چاروں فقہی مذاہب اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ نماز میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ وہ ہو جس سے زیادہ اُن کی پوشیدگی اور حیا کا اظہار ہو۔ مذکورہ بالا روایت کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر مقلدین حضرات اپنے مولوی البانی کی تقلید کرتے ہوئے زیادہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مذکورہ بالا روایت میں یہ ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو شروع میں چار زانو بیٹھنے کی اجازت تھی۔ پھر ان کو حکم دیا گیا کہ سُرین کے بل بیٹھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ تمام روایتیں جن میں عورتوں کے چار زانو (تربع) بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے، وہ ابتداء اسلام کے زمانہ کی ہیں۔ بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعلق نماز کے احکام کو بدلتے ہوئے حکم فرمایا کہ اب وہ سُرین کے بل بیٹھا کریں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ ”حکم دیا گیا“ مرفوع حدیث کے حکم میں آتا ہے۔

امام حصکفی (م ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء) نے بھی اس روایت کو اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ ۳۳ اور اس کتاب پر امام ملا علی قاری (م ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۵ء) شرح لکھتے ہوئے اس روایت کو تسلیم کیا۔ ۳۴

اب تک ہم نے دو احادیث کا ذکر کیا ہے، جو یہ واضح کرتی ہیں کہ عورتوں کا نماز میں بیٹھنے اور سجدہ کرنے کا طریقہ مردوں سے الگ ہے۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے عورتوں کو زیادہ سے زیادہ حیا، پوشیدگی اور سہولت حاصل ہوتی ہے، جو مقصد شرعی بھی ہے۔ اس کے برعکس غیر مقلد حضرات اس بات پر بضد ہیں کہ عورتوں کو مردوں کی مانند ہی سجدہ کرنا چاہیے! اُن کی اس ضد پر عورتیں اگر عمل کریں گی تو یہ نہایت ناشائستہ اور بے شرمی معلوم ہوتی ہے۔ کیوں کہ مردوں کی مانند سجدہ کرنے سے سُرین اٹھ جاتی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے نازیبا اور شرم کا باعث ہے۔

ان احادیث کے بعد ہم اب اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے مزید دلائل پیش کریں گے۔

۳۳ الحسکفی، مسند ابو حنیفہ روایہ حصکفی، ص: ۱۱۸، قاہرہ، الآداب، سال طبع نادر

۳۴ علی القاری: شرح مسند ابو حنیفہ، ص: ۱۹۱، بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

## ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

نماز میں مرد اپنے ہاتھوں کو کان کی لو تک اور عورتیں کندھوں تک اٹھاتی ہیں۔ مرد ہویا عورت کوئی بھی فرد نماز میں اقامت کے وقت اگر اپنے ہاتھوں کو کان کی لو تک اٹھاتا ہے تو اُس کے بازو اور بغل کے درمیان فاصلہ بن جاتا ہے، جبکہ صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانے سے یہ فاصلہ نہیں بنتا۔ کوئی بھی شخص عملی طور پر یہ آزما سکتا ہے۔ کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی صورت میں زیادہ پوشیدگی اور ستر پوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے عورتوں کی جسمانی ساخت کی بنا پر اُن کے لیے یہ طریقہ کار اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کی تائید میں حدیث پیش کی جاتی ہے۔

(۱) عبد ربہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُم دردا بنی شیبہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتی تھیں۔ ۳۵

(۲) حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اپنی چھاتیوں تک اٹھائے۔ ۳۶

۳۵ امام بخاری، جز رفع یدین، ص: ۶۶، حدیث نمبر ۶۰، بیروت، دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

حدیثنا خطاب بن عثمان عن إسماعیل عن عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر قال: رأیت أم الدرداء ترفع یدیهما فی الصلاة حذو منکبیهما

۳۶ الطبرانی، المعجم الکبیر، ج: ۲۲، ص: ۱۹، قاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

حدیثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی قال حدثتني ميمونة بنت عبد الجبار بن وائل بن حجر عن أبيها عبد الجبار عن علقمة عما عن وائل بن حجر قال: جئت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: هذا وائل بن حجر جاءكم لم يبعثكم رغبة ولا رهبة جاء حيا لله ولرسوله وبسط له رداءه وأجلسه إلى جنبه وضمه إليه وأصعد به المنبر فخطب الناس فقال لأصحابه: ارفقوا به فإنه حديث عهد بالملك فقلت: ان أهل قد غلبوني على الذي لي قال: أنا أعطيكه وأعطيك ضعفه فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا وائل بن حجر إذا صليت فاجعل يديك حذاء أذنيك والبرقة تجعل يديها حذاء ثدييها.

امام بخاری فرماتے ہیں کہ امام طبرانی نے ایک طویل حدیث کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا۔ اس کی سند میں میمونہ بنت جحرج ہیں جو اُمّ یحییٰ بن عبد الجبار سے روایت کرتی ہیں، جن کو میں نہیں جانتا اور باقی راوی سب ثقہ ہیں۔ ۳۵

چھاتی یا کندھے تک ہاتھ اٹھانے میں زیادہ فرق نہیں۔ کیوں کہ چھاتی تک ہاتھ اٹھانے میں انگلیوں کی پور کندھوں تک آتی ہے جب کہ اگر عورت اپنے ہاتھوں کو کان کی نو تک اٹھاتی ہے تو ایسی حالت میں اس کے بازو اور بغل کے درمیان فاصلہ بن جاتا ہے۔ جو عورت کے بدن کو پوشیدہ کرنے میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

مذکورہ بالا روایت کی سند میں ایک مجھول راوی کی بنا پر وہ سند ضعیف ہے۔ لیکن حضرت اُمّ دردا بنی شہاب کی سند جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اس ضعیف سند کو تقویت پہنچاتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ضعیف سند اپنے آپ میں حجت کے طور پر نہیں پیش کی گئی ہے، بلکہ حضرت اُمّ دردا بنی شہاب والی صحیح سند کے علاوہ پیش کی ہے۔

۳) حضرت عطا (مشہور تابعی) سے عورتوں کے نماز میں ہاتھ اٹھانے سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ عورتوں کو اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھانا چاہیے۔ ۳۸

۴) حماد ابن سلمہ (مشہور تابعی) یہ کہا کرتے تھے کہ عورتیں نماز میں اپنے ہاتھوں کو چھاتیوں تک اٹھائیں۔ ۳۹

۵) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطا سے پوچھا کہ کیا عورت مردوں

۳۷ امام بخاری، مجمع الزوائد، ج: ۲، ص: ۲۷۲، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۲ھ/۱۹۹۱ء

رواہ الطبرانی فی حدیث طویل فی مناقب وائل من طریق میمونہ بنت جحرج عن عمتها أم یحیی بنت عبد الجبار ولم أعرفها، وبقیة رجاله ثقات

۳۸ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج: ۲، ص: ۴۲۱، حدیث نمبر ۲۳۸۶، بیروت، دار قرطبہ، ۱۳۲۸ھ/۲۰۰۶ء

حدثنا هشيم قال أنا شيخ لنا قال سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها في الصلاة قال حذو ثدييها

۳۹ ایضاً، حدیث نمبر: ۲۳۸۸

حدثنا خالد بن حيان عن عيسى بن كثير عن حماد أنه كان يقول في المرأة إذا استفتحت الصلاة ترفع يديها إلى ثدييها.

کی طرح تکبیر میں ہاتھ سے اشارہ کرے گی؟ حضرت عطا نے فرمایا کہ عورت مردوں کی طرح تکبیر میں ہاتھ نہ اٹھائے گی، پھر انہوں نے ہاتھ اٹھانے کا طریقہ دکھایا اور اپنے ہاتھوں کو جسم کے قریب اور بہت نیچے رکھا۔ اور فرمایا کہ عورتوں کے لیے جو طریقہ ہے، مردوں کے لیے وہ نہیں۔ ۴۰

☆☆☆☆

۴۰ ایضاً، حدیث نمبر: ۲۳۸۹

حدثنا محمد بن بكر عن ابن جريج قال قلت لعطاء تشير المرأة يديها بالتكبير كالرجل قال لا ترفع بذلك يديها كالرجل وأشار فخفض يديه جدا وجمعهما إليه جدا وقال إن للمرأة هيئة ليست للرجل وإن تركت ذلك فلا حرج

۴۱ عبد الرزاق، مصنف، ج: ۳، ص: ۱۷۳، حدیث نمبر ۵۰۶۶، بیروت، مجلس اسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

عبد الرزاق عن ابن جريج قال: قلت لعطاء أشير المرأة يديها كالرجل بالتكبير؟ قال: لا ترفع بذلك يديها كالرجل. وأشار، فخفض يديه جدا وجمعهما إليه. وقال: للمرأة هيئة ليست للرجل.



## عورتیں نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

نماز میں عورتوں کے ہاتھ باندھنے کے متعلق غیر مقلد حضرات کا اہل سنت و جماعت سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خواتین اہل سنت ہاتھ چھاتیوں پر رکھتی ہیں، جو کہ اُن کے لیے زیادہ حیا اور ستر پوشی کا باعث ہے۔

جہاں تک مرد حضرات کا تعلق ہے، تو وہ زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں۔ مردوں کے اس عمل کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں جناب علقمہ اپنے باپ حضرت وائل بن حجر سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے نماز میں زیر ناف۔ ۲۲

ایک دوسری روایت جس کے راوی بھی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن اس سند کو اُن کی بیوی نے بیان کیا۔ سعید نے اپنے باپ عبد الجبار سے، اُس نے اپنی ماں سے، اُس نے اپنے شوہر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں حاضر ہوا۔ آپ مسجد تشریف لے گئے، محراب میں داخل ہو کر پھر رفع یدین کیا۔ پھر سینے پر بایاں ہاتھ رکھ کر اوپر دایاں ہاتھ رکھا۔ ۲۳

اس سند میں محمد بن حجر ایک ضعیف راوی ہیں، جس کی بنا پر اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

۲۲ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج: ۳، ص: ۳۲۰، حدیث نمبر ۳۹۵۹، بیروت، دار قرطبہ، ۱۳۲۸ھ/۲۰۰۶ء، حدیثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیر عن علقمہ بن وائل بن حجر عن أبيه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يمينه على شماله في الصلاة تحت السرّة.

۲۳ امام بیہقی، سنن الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۳۰، حدیث نمبر ۲۱۶۶، مکہ المکرمہ، ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۳ء، أخبرنا أبو سعد: أحمد بن محمد الضوفي أخبرنا أبو أحمد بن عدي الحافظ حدثنا ابن صاعد حدثنا إبراهيم بن سعيد حدثنا محمد بن حجر الحضرمي حدثني سعيد بن عبد الجبار بن وائل عن أبيه عن أمه عن وائل بن حجر قال: حضرت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- نهض إلى المسجد فدخل المحراب، ثم رفع يديه بالتكبير، ثم وضع يمينه على يساره على صدره

قرآن احادیث کی روشنی میں تعویذ اور دم کے جواز پر ایک علمی و تحقیقی دستاویز

## تعویذ اجازت یا ناجازت؟

مصنف:  
انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری

الحقّائق والأدلیّات

لیکن اس حدیث کو حیا اور ستر پوشی کی بنا پر قبول کیا گیا اور چودہ سو سال سے اس اُمت کی عورتوں نے اس پر عمل کیا۔ اور چاروں فقہی مسالک میں یہی طریقہ رائج ہے۔

حضرت عطاء ربیع نے فرمایا: عورت اپنے قیام میں ہاتھوں کو جتنا سمیٹ سکتی ہے سمیٹے، وہ بہتر ہے۔ ۴۴

غیر مقلد مرد حضرات کو عورتوں کے اس عمل سے اختلاف نہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ غیر مقلدین مرد بھی عورتوں کی مانند سینے ہی پر ہاتھ باندھتے ہیں۔

☆☆☆☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کے بارے میں فرمایا ”وہ ہم میں سے نہیں“

لِحَادِثِ لَيْسَ مِنَّا

ترجمہ ترتیب:  
مولانا محمد محبوب حسین جلیبی

نظر ثانی:  
مبلغ اسلام محمد افروز قادری  
(دلاس یونیورسٹی کمپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ)

لِحَقَائِقِ وَأَنْدَالِيشِ

## نماز میں عورتوں کے بیٹھنے کے متعلق دیگر روایات

گذشتہ صفحات میں ہم نے عورتوں کے نماز میں بیٹھنے سے متعلق مسند امام اعظم ابو حنیفہ سے ایک صحیح حدیث نقل کی، جس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اب اس عنوان پر کچھ اور احادیث اور روایات پیش کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے بعض ضعیف ہیں لیکن اس ضعف کی وجہ سے مسند امام اعظم کی صحیح حدیث پر کوئی اثر نہ آئے گا۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا دے کیوں کہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے اور اللہ تعالیٰ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فرماتا ہے: اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔“ ۲۵

**نوٹ:** اس سند میں ابو مطیع الحکم ابن عبداللہ بن عمر کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ عورت کی نماز کیسی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سمٹ کر نماز پڑھے اور اپنے ایک پہلو پر بیٹھے۔ ۲۶

(۳) حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ صفیہؓ نماز میں چار زانو بیٹھا کرتی تھیں۔ ۲۸

۲۵ امام بیہقی، سنن الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۲۲۲، مکہ المکرمہ، دار الباز، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء

ابی مطیع الحکم بن عبداللہ البلیخی عن عمر بن ذر عن مجاہد عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذيها على فخذيها الاخرى واذا سجدت الصقت بطنها في فخذيها كاستر ما يكون لها وان الله تعالى ينظر اليها ويقول يا ملائكتي اشهدكم اني قد غفرت لها۔

۲۶ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج: ۲، ص: ۵۰۵، حدیث نمبر ۲۷۹۳، بیروت: دار قرطبہ، ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۶ء

حدثنا أبو عبد الرحمن المقرئ، عن سعيد بن أبي أيوب، عن يزيد بن أبي حبيب، عن بكير بن عبد الله بن الأشج، عن ابن عباس، أنه سئل عن صلاة المرأة، فقال: تجتمع وتحتفز۔

۲۷ صفیہ بن ابی عبید حضرت عبداللہ بن عمر کی زوجہ اور تابعیہ ہیں۔

۲۸ ایضاً، ج: ۲، ص: ۵۰۶، حدیث نمبر ۲۸۰۰

حدثنا أبو خالد عن محمد بن عجلان عن نافع أن صفية كانت تصلی وهي متربعة

(۴) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی خواتین نماز میں چار زانو بیٹھا کرتی تھیں۔ ۲۹

(۵) مشہور تابعی حضرت خالد بن الجلاح فرماتے ہیں کہ عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ جب نماز میں بیٹھیں تو چار زانو بیٹھیں، مردوں کی طرح اپنی سرین پر نہ بیٹھیں۔ ۳۰ عورت کو اس سے اس اندیشہ کی وجہ سے بچایا جاتا ہے کہ اس کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو جائے۔ ۳۱

(۶) حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت نماز میں اپنے پہلو سے بیٹھے۔ ۳۲

(۷) حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں عورت کو نماز میں اپنی رانوں کو ملا کر ایک زانو بیٹھنا چاہیے۔ ۳۳

۲۹ ایضاً، ج: ۲، ص: ۵۰۷، حدیث نمبر: ۲۸۰۵

حدثنا وكيع عن العبري عن نافع قال: كن نساء ابن عمر يتربعن في الصلاة۔

۳۰ گذشتہ صفحات میں ہم یہ ذکر کر چکے ہیں۔ شروع میں عورتوں کو چار زانو بیٹھنے کی اجازت تھی لیکن بعد میں اس حکم کو بدل کر سرین پر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔

۳۱ ایضاً، ج: ۲، ص: ۵۰۶، حدیث نمبر ۲۷۹۹

حدثنا إسماعيل ابن علية، عن محمد بن إسحاق، عن زرة، عن إبراهيم، عن خالد بن الجلاح، قال: كن النساء يؤمن أن يتربعن إذا جلسن في الصلاة ولا يجلسن جلوس الرجال على أوراكنهن يتقى ذلك على المرأة مخافة أن يكون منها شيء۔

۳۲ ایضاً، ج: ۲، ص: ۵۰۸، حدیث نمبر ۲۸۰۸

حدثنا أبو بكر قال: حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن إبراهيم قال: تجلس المرأة من جانب في الصلاة۔

۳۳ عبدالرزاق، مصنف، ج: ۳، ص: ۱۳۹، حدیث نمبر ۵۰۷۷، بیروت: مجلس الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

عبد الرزاق عن الثوري، ومعه، عن منصور، عن إبراهيم، قال "تؤمر المرأة في الصلاة في مشى أن تضم فخذيها من جانب

## حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اُن کی زوجہ

مذکورہ بالا سطر میں ہم نے پڑھا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبیدہ نماز میں چارزانو بیٹھا کرتی تھیں لیکن خود عبداللہ ابن عمر کا فرمان اس کے برعکس تھا۔ امام بخاری نقل فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چارزانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور ان دنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔ ۵۴

قارئین غور فرمائیں! حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ”نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو“ لیکن اُن کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبیدہ نماز میں چارزانو بیٹھا کرتی تھیں۔ اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو غیر سنت طریقے سے نماز پڑھتے دیکھا تو روکا کیوں نہیں؟ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو سنت طریقہ بیان فرمایا وہ ”مردوں“ کے لیے تھا۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی تعلیم حاصل کی ہوگی کہ نماز میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ مردوں سے الگ ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے اپنی زوجہ کو نہ ٹوکا۔

☆☆☆☆

## عورتوں کے سجدے سے متعلق کچھ اور روایات

گذشتہ صفحات میں ہم نے امام ابو داؤد کی ”کتاب الرائیل“ میں عورتوں کے سجدے سے متعلق حدیث کا ذکر کیا۔ اس حدیث پر محدثین کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہے۔ تمام فقہانے اس حدیث کی روشنی میں عورتوں کے سجدے کے طریقے کو مرد سے الگ بتایا ہے۔ اس مسئلے پر ہم مزید حدیث پیش کرتے ہیں۔

(۱) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورتیں نماز میں سُرین کے بل بیٹھیں اور اپنی رانوں کو ملا کر رکھیں۔ ۵۵

(۲) علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو نماز میں سُرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور اپنی رانوں کو پیٹ کے قریب رکھنا چاہیے۔ ۵۶

تشریح:

مذکورہ بالا دونوں اسناد میں الحارث بن عبداللہ الأعمش (م ۷۰/ ۶۹۸ء) موجود ہیں، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ بعض محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ غیر مقلد حضرات نے ان پر کی گئی تمام جرح کا ذکر کیا ہے لیکن تعدیل کو نظر انداز کیا ہے۔ غیر مقلد حضرات کی علمی خیانت کی یہ بھی ایک مثال ہے۔ غیر مقلد حضرات نے لکھا کہ ”الحارث بن عبداللہ الأعمش عورت کو امام مسلم نے کذاب کہا اور امام مدینی کے مطابق یہ علی رضی اللہ عنہ کے اوپر جھوٹے واقعات منسوب کرتا تھا۔ امام ابن حبان نے انہیں شیعہ اور ضعیف فی الحدیث قرار دیا۔“

۵۵ ایضاً، ج: ۲، ص: ۵۰۳، حدیث نمبر ۲۷۹۳

حدثنا أبو الأحوص، عن أبي إسحاق، عن الحارث، عن علي، قال: إذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذيها.

۵۶ عبدالرزاق، مصنف، ج: ۳، ص: ۱۳۸، حدیث نمبر ۵۰۷۲، بیروت: مجلس الاسلامی، ۱۳۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، عن عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن الحارث، عن علي، قال: "إذا سجدت المرأة فلتحتفز، ولتلمص فخذيها ببطنها.

۵۴ امام بخاری: صحیح البخاری، ج: ۱، ص: ۱۶۵، حدیث نمبر: ۸۲۷، تاج: دار طوق النجاة، ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء، عبداللہ بن عمرو قال إنما سنة الصلاة أن تنصب رجليك اليمنى وتثني اليسرى.



بے شک یہ تمام جرح امام ابن حجر نے ”تہذیب التہذیب“ میں نقل فرمائی۔ لیکن اسی تہذیب التہذیب میں امام ابن حجر نے جو تعدیل بیان کی ہے، اُس کو سلفی حضرات نے نظر انداز کیا۔ یہ ان کی علمی خیانت کا بین ثبوت ہے! امام ابن حجر الحارث بن عبد اللہ الأعمش کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ”ابن معین نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں (لیس بہ بأس) ابن ابوداؤد نے فرمایا کہ الحارث ایک فقیہ تھے اور لوگ اُن کو پسند کرتے تھے۔ علوم وراثت میں وہ ماہر تھے اور اس علم کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ ابن ابی خثیمہ سے الحارث کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ محدثین نے ان کی روایتوں کو قبول فرمایا۔ ابن شاہین اپنی کتاب الثقات میں نقل فرماتے ہیں کہ احمد ابن صالح مصری بیان فرماتے ہیں کہ الحارث الأعمش راوی تھے۔ علی رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت حسن درجے تک پہنچی۔ جب صالح المصری کو اس بات کی خبر دی گئی کہ امام شعبی الحارث کو کذاب مانا کرتے تھے۔ یہ سن کر احمد ابن صالح نے فرمایا کہ وہ (یعنی الحارث ابن عبد اللہ) حدیث روایت کرنے میں جھوٹ نہیں بولتے بلکہ صرف اپنی رائے بیان کرنے میں جھوٹ بولتے تھے۔“ ۴۴

(۳) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سجدے کے وقت اپنی رانوں کو پیٹ سے ملا لینا چاہیے۔ اور اپنے اجزا کو کھولنا نہ چاہیے، تاکہ اس کے سرین اوپر نہ ہو جائے۔ ۴۵

(۴) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”عورتیں سجدے کی حالت میں اپنی رانوں کو سمیٹ

لے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے سہارے رکھے۔“ ۴۶

(۵) حضرت مجاہد اس بات کو ناپسند فرماتے کہ مرد بھی سجدے میں اپنے پیٹ کو رانوں سے عورتوں کی مانند ملائیں۔ ۴۷

(۶) حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سجدے میں اپنے جسم کو سمیٹ لے۔ ۴۸

(۷) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ اور پیٹ کو سجدہ کرتے وقت اپنی رانوں پر رکھے اور مرد کی طرح نہ کھولے، تاکہ اس کی سرین اوپر نہ ہو جائیں۔ ۴۹

(۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے جسم کو سمیٹ لے۔ اپنے پیٹ اور چھاتی کو رانوں سے چپکا لے اور ہاتھوں کو جسم سے قریب لے آئے۔ ۵۰

(۹) حسن بصری اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو جس قدر

۴۹ ایضاً نمبر ۲۷۹۵

حدثنا أبو الأحوص، عن مغيرة، عن إبراهيم، قال: "إذا سجدت المرأة فلتضم فخذيها ولتضع بطنها عليهما

۵۰ ایضاً، حدیث نمبر ۲۷۹۶

حدثنا جرير، عن ليث، عن مجاهد أنه كان يكره أن يضع الرجل بطنه على فخذه إذا سجد كما تصنع المرأة.

۵۱ ایضاً، حدیث نمبر ۲۷۹۷

حدثنا ابن مبارك، عن هشام، عن الحسن، قال: "المرأة تضطم في السجود

۵۲ عبد الرزاق، مصنف، ج: ۳، ص: ۱۳۸، حدیث نمبر ۵۰۷۱، بیروت: مجلس الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

عبد الرزاق عن معمر، والثوري، عن منصور، عن إبراهيم، قال "كانت تؤمر المرأة أن تضع ذراعها وبطنها على فخذيها إذا سجدت، ولا تتجافى كما يتجافى الرجل، لكي لا ترفع عجزها.

۵۳ ایضاً، ج: ۳، ص: ۱۳۷، حدیث نمبر ۵۰۶۹

عبد الرزاق عن ابن جريج، عن عطاء، قال "تجتمع المرأة إذا ركعت ترفع يديها إلى بطنها، وتجمع ما استطاعت، فإذا سجدت فلتضم يديها إليها، وتضم بطنها وصدورها إلى فخذيها، وتجمع ما استطاعت.

۴۵ ابن حجر تہذیب التہذیب، ج: ۲، ص: ۱۲۶، نمبر ۲۳۸، بیروت، دار الفکر، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

وقال الدوري عن بن معين الحارث قد سمع من بن مسعود وليس به بأس۔ قال بن أبي داود كان الحارث أفتقه الناس وأحسب الناس وأفرض الناس تعلم الفرائض من علي۔ قال بن أبي خيثمة قيل ليعبي يحتج بالحارث فقال ما زال المحدثون يقبلون حديثه.

۴۸ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج: ۲، ص: ۵۰۵، حدیث نمبر ۲۷۹۸، بیروت: دار قرطبہ، ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۶ء

دثنا وكيع، عن سفيان، عن منصور، عن إبراهيم، قال: "إذا سجدت المرأة فلتلزم بطنها بفخذيها ولا ترفع عجزها ولا تتجافى كما يتجافى الرجل.

ہو سکے اپنے جسمانی اجزا کو کھولے نہ اور سمیٹ کر رکھے، تاکہ اُس کی سُرین اوپر نہ ہو جائے۔ ۴۴  
مذکورہ بالا روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کبار تابعین مثلاً عطاء، حسن بصری، ابراہیم  
خضی، قتادہ اور مجاہد وغیرہ ان تمام کی یہی رائے تھی کہ عورتوں اور مردوں کے طریقہ نماز میں  
فرق ہے۔ انہوں نے اس فرق کی حکمت بھی بیان فرمائی، جو کہ پوشیدگی اور حیا ہے۔ اگر کوئی  
عورت مردوں کی مانند سجدہ کرتی ہے تو اُس کے سُرین کے اوپر ہو جانے کی بنا پر شرم و حیا اور  
پوشیدگی قائم نہ رہ پائے گی۔ لیکن غیر مقلد حضرات اپنی ضد کے آگے کسی کی نہیں مانتے۔ اور  
اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عورت بھی مردوں کی مانند سجدہ کرے اور اپنے سُرین کو اوپر  
اٹھائے۔ اُن کی یہ ضد صرف اپنی اُنا اور البانی کی تقلید کی بنا پر ہے۔

☆☆☆

## عورت رکوع کیسے کرے؟

مردوں کو رکوع کی حالت میں اپنے کمر اور سر کو سیدھا رکھنا چاہیے۔ گھٹنے پر انگلیاں  
پھیلا کر مضبوط پکڑنا چاہیے۔ پنڈلی اور رانیں سیدھی رہنی چاہیے۔ بازو جسم سے علیحدہ رہنا  
چاہیے اور سینے اور ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھنا چاہیے۔

اگر عورت بھی مرد کی مانند انگلیاں پھیلا کر گھٹنے کو مضبوطی سے پکڑے گی تو اُس کی  
سُرین جسم سے پھیلی ہوئی دکھائی دے گی، جو حیا اور شرم کے برعکس ہے۔ اسی بنا پر عورت کو  
رکوع کی حالت میں صرف اتنا جھکنے کا حکم دیا گیا جس سے اُس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ  
جائیں۔ عورتوں کو گھٹنا مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت نہیں، انہیں اپنی انگلیوں کو بند رکھنا  
چاہیے اور کہنیاں اور بازو جسم سے ملے ہوئے رہیں۔

حضرت عطاء نے فرماتے ہیں کہ عورت جب رکوع کرے تو اپنے آپ کو کیڑ  
(سمیٹ) کر رکھے۔ اپنے ہاتھ پیٹ تک اٹھائے اور جس قدر ہو سکے اپنے کوملا کر رکھے۔ ۴۵

☆☆☆☆

## حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہائے کرام کے ارشادات

### حنفی فقہ

- (۱) عورت اپنے ہاتھوں کو کندھے تک اٹھائے، اپنی ہتھیلیاں آستین سے باہر نہ نکالے۔ ۶۶
- (۲) امام بدر الدین عینی (م ۸۵۵ھ/۱۴۵۱ء) تحریر فرماتے ہیں ”اُم درداء، عطاء، زہری اور حماد کے مطابق عورت کو اپنا ہاتھ چھاتی تک اٹھانا چاہیے۔“ ۶۷
- (۳) محمد ابن مقاتل اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں کو ہاتھ کندھے تک اٹھانا چاہیے۔ ۶۸
- (۴) امام برہان الدین مرغینانی (م ۵۹۳ھ/۱۱۷۹ء) اپنی مشہور کتاب ”الہدایہ“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”عورت اپنے ہاتھ کو کندھے کے قریب تک اٹھائے۔“ ۶۹
- (۵) فتاویٰ ہندیہ میں تحریر ہے: ”عورت اپنے اجزا کو رکوع اور سجدے میں نہ پھیلائے۔ سجدے کی حالت میں وہ اپنے رانوں اور پیٹ کو ملا کر رکھے۔“ ۷۰
- (۶) عورتوں کے بیٹھنے کے طریقے کے متعلق لکھا ہے: ”عورت اپنے بائیں ٹہرین پر بیٹھنے کی اور دونوں پاؤں کو دائیں جانب باہر کی طرف نکالے گی۔“ ۷۱

۶۶ سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۲، ص: ۲۱۱، ریاض دار عالم الکتب ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء  
ترفع یديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميتها

۶۷ العنبي، البنایہ شرح الہدایہ، ج: ۲، ص: ۱۷۳، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۹ء  
وعن أم الدرداء وعطاء والزهری وحماد وغيرهم أن المرأة ترفع يديها على شدييها.

۶۸ ایضاً

روی محمد بن مقاتل عن اصحابنا أنها ترفع حذاء منكبيها.

۶۹ امام مرغینانی، الہدایہ، ج: ۱، ص: ۴۸، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء  
والمرأة ترفع يديها حذاء منكبيها.

۷۰ الفتاویٰ الہندیہ، ج: ۱، ص: ۷۵، مصر، بولاق: المطبعة الکبریٰ الامیریہ، ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء

والمرأة لا تجافي في ركوعها وسجودها وتقع على رجليها وفي السجدة تفتش بطنها على غلظتها.  
ایضاً۔ وان كانت امرأة جلست على البتة اليسرى وأخرجت رجليها من الجانب الأيمن.

(۷) مشہور حنفی فقیہ اور محدث امام ابو جعفر طحاوی تحریر فرماتے ہیں: ”جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو ہمارے علمائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے بیٹھنے کا طریقہ وہ ہو جس سے شرم، حیا اور پوشیدگی قائم رہے۔“ ۷۲

(۸) امام سید ابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء) تحریر فرماتے ہیں: ”عورت اپنے ہاتھ کو کندھوں تک اٹھائے اور آستین سے باہر نہ نکالے۔ اپنی چھاتی کے اوپر ایک ہتھیلی پر دوسری ہتھیلی کو رکھے۔ رکوع میں ہلکا جھکے۔ رکوع کے درمیان اپنی انگلیوں کو نہ پھیلائے بلکہ اُن کو سمیٹ کر رکھے۔ رکوع اور سجدے کی حالت میں اپنے جسم کو سمیٹے۔ اور سجدے کی حالت میں اپنی کہنیوں کو زمین سے لگا دے۔ بیٹھنے کی حالت میں پاؤں ایک جانب نکالے اور تشہد کی حالت میں انگلیوں کو پھیلا کر نہ رکھے۔“ ۷۳

(۹) دوسرے مقام پر ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں: ”رکوع میں اپنی انگلیوں کو پھیلائے نہ جسم کو سمیٹ کر رکھے، اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے، اپنے جسم کے اجزا کو پھیلائے نہ، کیوں کہ اس سے زیادہ پوشیدگی اور ستر پوشی حاصل ہوتی ہے۔“ ۷۴



۷۲ امام طحاوی، (امام ابو بکر جصاص نے مختصر کیا)، مختصر اختلاف العلماء، ج: ۱، ص: ۲۱۲، بیروت: دار الطبیعہ الاسلامیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

وأما جلوس المرأة فإن أصحابنا قالوا تقع كاستروما يكون لها.

۷۳ سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۵۰۴، بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

ترفع يديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميتها وتضع الكف على الكف تحت شدييها وتنحنى في الركوع قليلا ولا تعقد ولا تفرج فيه أصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها ولا تحنى ركبتيها وتضم في ركوعها وسجودها وتفتش ذراعيها وتورك في التشهد وتضع فيه يديها تبليغ رؤوس أصابعها ركبتيها وتضم فيه أصابعها

۷۴ ایضاً، ج: ۱، ص: ۳۹۴

أما المرأة فتحنى في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وتضعها وتحنى ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها

## مالکی فقہ

(۱) امام ابن ابی زید قیروانی (م ۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء) اپنی کتاب میں عورتوں کی نماز سے متعلق ایک مختلف باب ”عورتوں کی نماز“ کے عنوان سے قائم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: ”خواتین نماز مرد ہی کے موافق ادا کریں گی سوا اس کے کہ وہ اپنے پاؤں کو قریب رکھیں گی اور بازوؤں کو جسم کے قریب رکھیں گی اور بیٹھنے اور سجدے کی حالت میں جہاں تک ہو سکے اپنے جسم کو سمیٹ کر رکھے۔“ ۵۷

(۲) علامہ صالح عبد السمیع تحریر فرماتے ہیں: ”تکبیر کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا اس سے کچھ نیچے تک اٹھانا چاہیے۔ یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔ جہاں تک عورتوں کا سوال ہے تو ان کو اس سے کچھ نیچے تک اٹھانا چاہیے۔ القرانی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔“ ۵۸

(۳) علامہ علی بن خلف مالکی (م تقریباً ۹۴۹ھ/ ۱۵۴۳ء) نے بھی مذکورہ بالا احکام کو بیان کیا ہے۔ ۵۹

(۴) علامہ عبد الواحد ابن عسیر مالکی (م ۱۰۴۰ھ/ ۱۶۳۰ء) اپنی فقہی احکام پر مشتمل منظوم کتاب میں لکھتے ہیں: ”مرد اپنے پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے۔ اور کہنیاں گھٹنوں سے

۵۷ ابن ابی زید قیروانی، الرسالة، ص: ۵۲، قاہرہ: دار الفکر، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء

والمرأة دون الرجل في الجهر وهي في هيئة الصلاة مثله غير أنها تنضم ولا تفرج فخذها ولا عضديها وتكون منصبة منزوية في جلوسها وسجودها وأمرها كله

۵۸ صالح عبد السمیع، اشرح الدانی فی تفریب العالی، ص: ۸۸، بیروت: المکتبة الشفیة، بن اشاعت ندرو

(ترفع يديك) أي تدياً أي والحال أن ظهورهما إلى السماء وبطنهما إلى الأرض (حذو) أي إزاء

منكبيك تشنية منكب بوزن مجلس، وهو مجمع عظم العضد والكتف، وقيل إنهاؤة إلى

الصدر، واليه أشار بقوله: (أو دون ذلك) أي دون المنكب، فأوفى كلامه للتنويع لا للشك. وهذا

في حق الرجل. وأما المرأة فتدون ذلك. وقد حكى القرافي الإجماع عليه

۵۹ علامہ علی بن خلف مالکی، کفایت الطالب الربانی، ج: ۱، ص: ۴۹۰، قاہرہ: المطبعة المدنی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

سجدے کے دوران۔“ ۶۰

(۵) امام احمد درویر مالکی (م ۱۲۰۱ھ/ ۱۷۸۶ء) تحریر فرماتے ہیں: ”جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے وہ نماز کی تمام حالتوں میں سکڑی اور سٹی رہیں گی۔“ ۶۱

☆☆☆

۵۸ ابن عسیر، الرشد المعین، ص: ۱۶۷، مراکش، مطبعة آلفو، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء  
والبطن من فخذ جال يبعدون ويرققا من ركة إذ يسجدون.

۵۹ امام الدردیر، اشرح العنبر، قاہرہ، دار المعارف، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء

وأما المرأة فتكون منصبة في جميع أحوالها.



## شافعی فقہ

امام شافعی (م ۲۰۴ھ/۸۲۰ء) تحریر فرماتے ہیں: ”تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پوشیدہ اور مستور رہنے کی تعلیم دی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس کی تعلیم دی ہے۔ اور عورت کے لیے اس بات کو پسند فرمایا کہ وہ سجدے میں اپنے بعض حصے کو بعض سے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھے، اور اس طرح سجدہ کرے کہ اس کے حق میں زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے۔ نیز اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لیے رکوع اور جلسے اور پوری نماز میں اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ وہ اس انداز سے نماز پڑھے کہ زیادہ سے زیادہ مستور و پوشیدہ رہے، اور یہ بھی پسند فرمایا کہ وہ اپنی چادر (جلباب) ۵۰ کو سمیٹ لے اور چادر کو رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے اپنے اوپر ڈھیلا رکھے، تاکہ اس کے کپڑے (چست ہونے کی وجہ سے) اس کی تصویر نہ کھینچیں۔“ ۵۱

۲) امام نووی (م ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) مردوں کی نماز کے احکام بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: ”عورتیں اور خنثی اپنے اجزا کو قریب کو سمیٹ لیں۔“ ۵۲

۳) امام شربینی (م ۹۷۷ھ/۱۵۶۹ء) امام نووی کی مذکورہ بالا عبارت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ”یہ لوگ (یعنی عورت اور خنثی) رکوع اور سجدے میں اپنے اجزا کو سمیٹ لیں اور اسی طرح اپنی رانوں پر پیٹ کا سہارا دیں کیوں کہ یہ عورت کے لیے زیادہ

۵۱ ایک لمبی چادر جس سے چہرے اور ہتھیلیوں کو چھوڑ کر سارا بدن ڈھک جاتا ہے۔

۵۲ امام شافعی، کتاب الام، ج: ۱، ص: ۱۳۸، بیروت: دار الفکر، ۱۳۰۶ھ/۱۹۸۳ء

وقد أوجب الله تعالى النساء بالاستتار وأدبهن بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وأحب للمرأة في السجود أن تضم بعضها إلى بعض وتلصق بطنها بفخذها وتسجد كأستر ما يكون لها وهكذا أحب لها في الركوع والجلوس وجميع الصلاة أن تكون فيها كأستر ما يكون لها وأحب أن تكفت جلبابها وتجاويفها ركعة وساجدة عليها فلا تصفها ثيابها.

۵۲ امام نووی، منهاج الطالبین وعمدة المفتين، ص: ۱۰۰، بیروت: دار المنهاج، ۱۳۲۶ھ/۲۰۰۵ء

وتضم المرأة وخنثى.

ستر پوشی کا باعث ہے اور خنثی کے لیے زیادہ محفوظ۔“ ۵۳

۴) امام بیہقی (م ۳۵۸ھ/۱۰۶۶ء) تحریر فرماتے ہیں: ”نماز کے تمام احکام جس میں عورتوں اور مردوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد ستر ہے۔ عورتوں کو وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے زیادہ پوشیدگی اور ستر قائم رہے۔“ ۵۴

۵) امام نووی رکوع کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ”مرد کو اپنی کہنیاں بازو اور جسم سے الگ رکھنے چاہیے جیسے عورت اور خنثی کو کہنیاں الگ نہ رکھنی چاہیے۔“ ۵۵

۶) اسی کتاب میں امام نووی ایک دوسری جگہ رقم طراز ہیں: ”مرد کو کہنیوں اور بازو، رانوں اور پیٹ کے درمیان فاصلہ رکھنا چاہیے۔ اس کے برعکس عورت اپنے تمام اجزا کو سمیٹ کر قریب رکھے گی۔“ ۵۶

۷) امام نووی تحریر فرماتے ہیں: ”عورتیں اپنے تمام اجزا کو سمیٹ کر رکھیں گی۔“ ۵۷

۸) امام ابن عبد البر (م ۴۶۳ھ/۱۰۷۱ء) تحریر فرماتے ہیں: ”امام شافعی نے فرمایا کہ عورت کے بیٹھنے کا طریقہ ایسا ہو جس میں زیادہ سے زیادہ ستر پوشی حاصل ہو۔“ ۵۸



۵۳ امام شربینی، مفتی الحسن ابی معرفت معانی الفاظ المنهاج، ج: ۱، ص: ۱۷۰، مسر: مطبعی الباب العلی، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء  
وهو من زیادته علی المحرر بعضها إلى بعض فی رکوعها وسجودها بأن یلصق بطنها بفخذها؛ لأنه أستر لها وأحوط له.

۵۴ امام بیہقی، سنن الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۲۲۲، المکة المکرمہ، دار الباز، ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۳ء

وجامع ما یفارق المرأة فی الرجل من احکام الصلوة راجع إلى الستور وهو انها ما مورة بكل ما كان استر لها.

۵۵ امام نووی، روضة الطالبین، ج: ۱، ص: ۳۵۵، بیروت: دار عالم الکتب، ۱۳۲۳ھ/۲۰۰۳ء

وبجافی الرجل مرفقیه عن جنبیه ولا تجافی المرأة ولا الخنثی

۵۶ ایضاً، ج: ۱، ص: ۳۶۳،

ویرفع الرجل مرفقیه عن جنبیه وبطنه عن فخذیه، والمرأة تضم بعضها إلى بعض.

۵۷ امام نووی، المعجم شرح المہذب، ج: ۳، ص: ۳۹۰، بیروت: دار الفکر، ۱۳۱۷ھ/۱۹۹۷ء

وتضم المرأة بعضها إلى بعض.

۵۸ ابن عبد البر، الاستذکار، ج: ۱، ص: ۳۸۰، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۳۲۱ھ/۲۰۰۰ء

وَقَالَ الشافعی: تجلس المرأة بأستر ما يكون لها.

## حنبلی فقہ

(۱) امام احمد بن حنبل کے فرزند عبد اللہ نے اپنے والد سے عورتوں کے تشہد میں بیٹھنے اور سجدہ کرنے کی کیفیت کے متعلق موال کیا، تو اُن کے والد نے فرمایا: ”وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو زیادہ پوشیدگی کا باعث ہے۔“ ۹۹

(۲) حنبلی فقیہ منصور البہوتی (م ۱۰۵۱ھ / ۱۶۳۱ء) تحریر فرماتے ہیں: ”جہاں تک نماز کے طریقے کا سوال ہے تو عورتوں اور مردوں کی نماز یکساں ہے، سوائے اس کے کہ عورتیں اپنے آپ کو رکوع، سجدے اور دوسری حالتوں میں سنا ہوا رکھیں، تاکہ ان کے اجزا پھیلے ہوئے نہ معلوم ہوں۔ اور بیٹھتے وقت یہ بہتر ہے کہ وہ چار زانو بیٹھے، اپنے پاؤں کو ایک جانب نکالے اور قرأت کے وقت اگر کوئی اجنبی سُن رہا ہو تو قرأت کو آہستہ کرے۔“ ۹۰

(۳) مشہور حنبلی عالم امام ابن جوزی (م ۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء) تحریر فرماتے ہیں: ”اور جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو وہ نماز میں ان تمام امور میں مردوں سے یکساں ہے، جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا سوائے اس کے کہ رکوع اور سجدے میں وہ اپنے جسم کو سمیٹ لیں اور چار زانو بیٹھے اور اپنے پاؤں کو ایک جانب نکالے۔“ ۹۱

۹۹ عبد اللہ، مسائل الامام احمد ابن حنبل روایت ابنہ عبد اللہ ابن احمد، ص: ۷۹، نمبر ۲۸۱، بیروت: مکتبۃ الاسلامی، ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

حدثنا قال قرات علی ابي قلت کیف تسجد البراءة و کیف تقعد للتشہد قال کیف کان أستاذ ۹۰ منصور البہوتی، الروض المربع شرح زاد المستقنع، ج: ۱، ص: ۱۸۳، ریاض: مکتبۃ المدینہ، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۶۹ء (والبراءة مثله) أي مثل الرجل فی جمیع ما تقدم حتی رفع الیدین (لکن تضم نفسها) فی الركوع والسجود وغیرہما فلا تتجافی (وتسدل رجليها فی جانب یمینہا) إذا جلست وهو أفضل أو متربعة وتسر القراءة وجوباً إن سمعها أجنبی .

۹۱ ابن جوزی، احکام النساء، بیروت، دار الفکر، ۱۳۰۹ھ / ۱۹۸۹ء

والبراءة فی جمیع ما ذکرنا كالرجل، إلا أنها تجمع نفسها فی الركوع والسجود أو تسدل رجليها فی الجلوس، فتجعلہما فی جانب یمینہا، أو تجلس متربعة.

(۴) ابو اسحق ابراہیم ابن محمد ابن مغلح (م ۸۸۴ھ / ۱۴۷۹ء) نے اپنی کتاب میں مراسیل ابو داؤد کی روایت نقل کرتے ہوئے مذکورہ بالا قول کو نقل فرمایا ہے۔ ۹۲

(۵) امام ابن قدامہ (م ۶۲۰ھ / ۱۲۲۳ء) تحریر فرماتے ہیں: ”عورتوں کا تکبیر میں ہاتھ اٹھانے کے متعلق امام احمد بن حنبل سے دو روایتیں وارد ہیں۔ پہلی روایت کے مطابق عورتوں کو تکبیر کے وقت مردوں سے کم ہاتھ اٹھانا چاہیے۔ اس روایت کو حضرت خُلال نے حضرت اُمّ درداء اور حفصہ بن سیرین سے روایت کیا ہے اور طاؤس کا بھی یہی قول ہے۔ دوسری روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل نے تجافی ۹۳ کو ترجیح دی اور یہ کہا کہ عورتوں کو تکبیر کے وقت ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے۔ ۹۴

(۶) ابن قدامہ مزید تحریر فرماتے ہیں: ”عورت اور مرد کی نماز ایک جیسی ہے۔ سوائے اس کے کہ رکوع اور سجدے میں عورت کا طریقہ الگ رہے گا اور بیٹھنے کی حالت میں وہ سدل اختیار کرے گی۔ یعنی اپنے پاؤں کو ایک جانب نکالے گی۔ امام احمد نے اسی کو پسند کیا اور خُلال نے بھی اس کو ترجیح دی۔“ ۹۵

۹۲ ابن مغلح، شرح المستقنع، ج: ۱، ص: ۳۲۰-۳۲۱، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

۹۳ تجافی کا معنی پھیلانا اور وسیع کرنا ہوتا ہے۔ جب نماز سے متعلق اس لفظ کا استعمال ہوا تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز کے دوران ہاتھوں کو اٹھانا، کہنیوں کو زمین سے اٹھانا وغیرہ۔ مردوں کو اس کی اجازت ہے لیکن عورتوں کو اس کی اجازت نہیں۔ البتہ خواتین اپنے اجزا کو سمیٹ کر نماز پڑھیں۔

۹۴ ابن قدامہ، المغنی، ج: ۱، ص: ۵۴۷، بیروت: دار الفکر، ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۴ء

فصل: والإمام والمأموم والمنفرد فی هذا سواء وكذلك الفريضة والنافلة لأن الأخبار لا تفريق فيها فأما البراءة فذكر القاضي فينا روايتين عن أحمد أحدهما ترفع لها روى الخلال بإسنادة عن أم الدرداء وحفصة بنت سيرين أنهما كانتا ترفعان أيديهما وهو قول طاؤس وأن من شرع في حقه التكبير شرع في حقه الرفع كالرجل فعلى هذا ترفع قليلاً قال أحمد رفع يدي الرفع والثانية لا يشرع لأنه في معنى التجافي ولا يشرع ذلك لها بل تجمع نفسها في الركوع والسجود وسائر صلاتها

۹۵ أيضاً، ج: ۱، ص: ۶۳۵

والرجل والمرأة في ذلك سواء إلا أن المرأة تجمع نفسها في الركوع والسجود وتجلس متربعة أو تسدل رجليها فتجعلهما في جانب یمینہا۔ قال أحمد: والسدل أعجب إلى واختاره الخلال.

(۷) ابن قدامہ تحریر فرماتے ہیں: ”عورتوں کے لیے پوشیدگی کو زیادہ ترجیح دینا چاہیے اسی بنا پر انہیں اپنے اجزاء نہ پھیلانا بہتر ہے۔“ ۹۶

☆☆☆☆

## حضرت اُم درداء کی روایت

غیر مقلد حضرات عورت اور مردوں کی نماز ایک جیسی ثابت کرنے کے لیے اکثر حضرت اُم درداء کی روایت پیش کرتے ہیں۔ آگے ہم اس روایت کی وضاحت کریں گے۔ ابن ابی شیبہ نقل فرماتے ہیں: ”مکحول روایت کرتے ہیں کہ اُم درداء نماز میں مردوں کی مانند بیٹھا کرتی تھیں۔“ ۹۷

غیر مقلدین یہ موقف پیش کرتے ہیں کہ چونکہ حضرت اُم درداء ایک خاتون تھیں اور نماز میں بیٹھنے کی کیفیت مردوں کی مانند تھی، اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ عورت اور مردوں کی نماز کا طریقہ ایک ہے۔

کتاب حدیث کا مطالعہ کرنے سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اُم درداء نام کی دو خاتون گزری ہیں۔ ایک صحابیہ تھیں اور دوسری تابعیہ۔ اب تحقیق اس بات کی ہے کہ اس روایت میں جس اُم درداء کا ذکر ہوا ہے، وہ صحابیہ تھیں یا تابعیہ؟

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: ”مکحول کی روایت میں جس اُم درداء کا ذکر ہے وہ اُم درداء صغریٰ یعنی تابعیہ نہ کہ اُم درداء صحابیہ ہیں۔ کیوں کہ حضرت مکحول کی ملاقات تابعیہ سے ہے اور صحابیہ سے نہیں۔“ ۹۸ امام مزنی تحریر فرماتے ہیں کہ جس اُم درداء کا ذکر اس روایت میں ہے وہ صغریٰ یعنی تابعیہ ہیں، جو فقہ میں مہارت رکھتی تھیں۔ ۹۹

۹۷ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج: ۲، ص: ۵۰۷، حدیث نمبر ۲۸۰۱، بیروت: دار قرطبہ، ۱۳۲۸ھ/۲۰۰۶ء، حدیثنا وکیع، عن ثور، عن مکحول أن أم الدرداء كانت تجلس في الصلاة كجلسة الرجل.

۹۸ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج: ۲، ص: ۳۰۶، بیروت: دار المعرفۃ، ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء، وعرّف من رواية مكحول أن المراد بأُم الدرداء الصغرى التابعية لا الكبرى الصحابية لأنه أدرك الصغرى ولم يدرك الكبرى.

۹۹ امام المزنی، تہذیب الکمال، ج: ۳۵، ص: ۳۵۳-۵۵۴، بیروت: مؤسسة الرسالة، ۱۳۰۸ھ/۱۹۸۷ء، أم الدرداء الصغرى الفقيهة

امام ابن حجر اور امام مزی دو مشہور محدث، اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس روایت میں ذکر کردہ اُمّ درداء تابعیہ تھیں، نہ کہ صحابیہ۔

غیر مقلد حضرات رسول اللہ ﷺ کی پیروی نہیں کرنا چاہتے، جنہوں نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا سجدے کا طریقہ مردوں سے الگ رکھیں۔ (مرا سیل ابوداؤد کی اس حدیث کا ذکر گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے) غیر مقلد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے حکم کی پیروی نہیں کرنا چاہتے جنہوں نے خواتین کا طریقہ نماز مردوں سے الگ بتایا۔ (گذشتہ صفحات میں ہم نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات نقل کیے ہیں۔) غیر مقلد حضرات کبار تابعین مثلاً ابراہیم نخعی، مجاہد، حسن بصری، عطاء، حماد بن سلمہ وغیرہ کی بھی پیروی نہیں کرنا چاہتے جنہوں نے عورتوں کے طریقہ نماز کو مردوں سے الگ بتایا ہے۔ (ان تمام تابعین کے اقوال ہم گذشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں) آخر غیر مقلد حضرات کس کی پیروی کرتے ہیں؟ اپنے مولوی البانی کی جنہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول میں تحریف کی اور کہا مردوں اور عورتوں کی نماز یکساں ہے۔ مولوی البانی اُمت میں وہ پہلے شخص بن گئے جنہوں نے کہا کہ عورتوں اور مردوں کی نماز یکساں ہے۔

کیا اللہ کے رسول ﷺ کے حکم، صحابہ کرام اور کبار تابعین کے قول کو چھوڑ کر ایک واحد تابعیہ کے قول پر عمل کیا جاسکتا ہے؟ کیا ایک واحد تابعی یا تابعیہ کا قول غیر مقلدین کے نزدیک حجت ہو سکتا ہے؟ امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: ”ایک واحد تابعی کا عمل اگر کسی اصول کی مخالفت نہ بھی کرتا ہو، تب بھی اُس واحد قول کو حجت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔“

حقیقت میں حضرت اُمّ درداء کے متعلق ایک دوسری روایت بھی موجود ہے جو مذکورہ بالا عبارت کے برعکس ہے۔ امام جعفر طحاوی نقل فرماتے ہیں: ”ابراہیم ابن عبلہ روایت

۱۰۰ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج: ۲، ص: ۳۰۶، بیروت: دار المعرفۃ، ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء، وعمل التابعی، مفردہ ولولہ لم یخالف لایحتج بہ۔

کرتے ہیں کہ انہوں نے اُمّ درداء کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔“ اسی روایت اُس روایت کے خلاف ہے جس کے مطابق حضرت اُمّ درداء مردوں کی مانند بیٹھا کرتی تھیں۔ اس لیے ہم کو ان دونوں روایتوں میں تطبیق دیتے ہوئے یہ ماننے پڑے گا کہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھنا اُن کا معمول نہ تھا بلکہ کسی مجبوری یا عذر کے تحت انہوں نے ایسا کیا ہوگا۔

شافعی فقہ میں مرد اور عورت آخری تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت ایک طرح کی ہوتی ہے جس میں اپنی بائیں ٹہریں پر بیٹھ کر دائیں جانب پاؤں نکالے جاتے ہیں لیکن رکوع اور سجدے میں عورتوں کو زیادہ پوشیدگی اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ حضرت اُمّ درداء اُن نماز کی دوسری حالتوں میں مردوں کی مانند بیٹھتی تھیں۔ اسی لیے یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ حضرت اُمّ درداء نماز میں ہر حالت میں مردوں کی مانند طریقہ اختیار کرتی تھیں۔



۱۰۱ جعفر طحاوی، شرح مشکل الآثار، ج: ۱۳، ص: ۲۴۴، حدیث نمبر ۵۲۳۵، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ،

۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء

حدیثا فہد قال حدیثا إسماعیل بن الولید القعقاعی قال حدیثا ہانی بن عبد الرحمن قال حدیثا إبراہیم بن أبی عبلة قال رأیت أم الدرداء تصلی متربعة۔



## نماز کے شرائط

نماز پنج گانہ ہر عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ نماز کے چند شرائط ہیں جن کے پورا ہونے پر ہی نماز قائم کی جاسکتی ہے۔

نماز کے شرائط میں نیت، تکبیر تحریمہ، وقت، (نماز جمعہ کے لیے خطبہ)، طہارت اور ستر عورت ہے۔<sup>۱۲</sup>

(۱) طہارت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (البقرہ، ۲: ۲۲۲)

ترجمہ: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستمروں کو۔  
جسم، کپڑے اور نماز کی جگہ کا صاف اور پاک ہونا ضروری ہے۔<sup>۱۳</sup> حدیث اکبر غسل سے دور ہوتی ہے اور حدیث اصغر وضو بنا کر دور کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاظْهَرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ

۱۰۲ امام حنفی، الدر المختار ج ۵: ۵۶، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

باب شروط الصلاة هي ثلاثة أنواع: شرط انعقاد: كنية، وتحرمة، ووقت، وخطبة: وشروط دوام، كطهارة وستر عورة، واستقبال قبله

۱۰۳ الفتاوى الهندية، ج ۱: ص ۷۵، مصر، بولاق: المطبعة الكبرى الأميرية، ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء  
تطهير النجاسة من بدن المصل وثوبه والمكان الذي يصل عليه واجب.

يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (المائدہ، ۵: ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گلوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستمرے ہو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تگہی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستمرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

نماز کی جگہ کے پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ کم سے کم سجدے اور قیام کی جگہ پاک ہو۔<sup>۱۴</sup>

(۲) ستر عورت:

ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:  
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور، ۳۱: ۲۴)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے

امام ابو داؤد نقل فرماتے ہیں: یعقوب بن کعب انطاکی اور مؤمل بن فضل حرانی، ولید، سعید بن بشیر، قتادہ، خالد، یعقوب بن ذریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے اوپر باریک کپڑا (دوپٹہ) تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب سے رخ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغہ ہو جائے تو اسے جسم کا کوئی حصہ دکھانا درست نہیں، سوائے

۱۰۴ امام حنفی، الدر المختار ج ۵: ۵۷، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

(ومكانه) أي موضع قدميه أو أحدهما إن رفع الأخرى وموضع سجوده اتفاقاً في الأصح.

اس کے اور اس کے اور اپنے چہرہ انور اور تھیلیوں کی جانب اشارہ فرمایا۔ ۵۱

آزاد عورتوں کے لیے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی اور تھیلیوں اور پاؤں کے ٹکڑوں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا فرض ہے۔ ۵۲

(۳) استقبال قبلہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ○ (البقرہ، ۲: ۱۴۴)

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوٹکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

(۴) وقت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۵۱ امام ابوداؤد، سنن، ج: ۳، ص: ۴۲۳، حدیث نمبر ۴۱۰۱، بیروت: مؤسسة الريان، ۱۳۱۹ھ/۱۹۹۸ء

حدثنا يعقوب بن كعب الأنطاكي ومؤمل بن الفضل الحراني قال حدثنا الوليد بن سعيد بن بشير عن قتادة عن خالد قال قال يعقوب ابن دريك عن عائشة رضي الله عنها أن أسماء بنت أبي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فأعرض عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا أيتها النساء إذا بلغت المحيض لم تصلحي أن يري منها إلا هذا وهذا وأشار إلى وجهه وكفيه

۵۲ سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۵۰۴، بیروت: دار الفکر، ۱۳۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(و) الرابع (ستر عورتہ) —

(وللحرة) ولو خنتي (جميع بدنہا) حتی شعرها النازل في الأصح (خلا الوجه والكفين) فظهر الكف عورة على المذهب (والقدمين) على المعتمد، وصوتها على الراجح وذراعيها على المرجوح

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ○ (النساء، ۳: ۱۰۳)

ترجمہ: بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

نماز کو مقررہ وقت پر پڑھنا فرض ہے۔ مثال کے طور پر عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو چکا ہو۔ ہر شہر کے لیے نماز کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ جو بنیادی طور پر اُس شہر کے ارض البلد اور طول البلد پر منحصر ہوتا ہے۔ وہاں کی مساجد میں اُس شہر کے نماز کے اوقات کا ٹائم ٹیبل (تقویم) موجود ہوتا ہے۔ نماز کے وقت کے شروع ہونے سے قبل ہمیں نماز کی تیار کرنی چاہیے۔ ۵۳

(۵) نیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ○ (البینہ، ۹۸: ۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نہ اسی پر عقیدہ دلاتے۔

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، بیہقلمہ بن وقاص لیش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا درود مہارتیوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ ۵۴

(۶) تکبیر تحریمہ:

یعنی اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا۔

☆☆☆☆

۵۴ ایضاً، ج: ۱، ص: ۱۲۵

وفي الحلية: وعندي أنه من آداب الصلاة لا الوضوء، لأنه مقصود لدفع الفعل الصلاة.

۵۵ امام بخاری، صحیح البخاری، ج: ۱، ص: ۶، حدیث نمبر: ۱۳۱۱، دار طوق النجاة، ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء

سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه على المنبر، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرء ما نوى."

## ترتیب وار طریقہ نماز

گذشتہ صفحات میں ہم نے مرد اور خواتین کی نماز میں فرق پر روشنی ڈالی۔ آئندہ صفحات میں خواتین کا طریقہ نماز ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔ جن امور پر گفتگو ہو چکی ہے اُس کے حوالے دوہرائے نہ جائیں گے۔ اور ہر نئے مسئلے پر حوالہ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۱) قبلہ رخ کھڑا ہونا چاہیے۔

(۲) پاؤں کو قریب رکھو اور انگلیاں قبلہ کی جانب ہو۔

اہم وضاحت: غیر مقلد مرد نماز میں اپنے پاؤں بہت پھیلا کر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کا یہ بھی موقف ہے کہ عورت اور مرد کی نماز یکساں ہوتی ہے۔ تو کیا عورتوں کو بھی غیر مقلد مردوں کی مانند پاؤں پھیلا کر نماز پڑھنی چاہیے؟ ایک عورت کے لیے یہ حالت بڑی شرم اور بے حیائی کا مظاہرہ ہے، جب کہ حدیث شریف میں عورت کے لیے ستر پوشی اور حیا کرنا بتایا گیا ہے۔ عورت اگر غیر مقلد مردوں کی مانند پاؤں پھیلا کر نماز پڑھے گی تو یہ بے حیائی اور فحش حالت کا مظاہرہ ہوگا۔ اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لیے ہماری کتاب ”پاؤں پھیلا کر نماز پڑھنا کیسا؟“ کا مطالعہ کریں۔

(۳) دل میں نماز کی نیت کریں۔

(۴) اپنے ہاتھوں کو آستین سے نکالے بغیر کانوں تک اٹھائیں۔ انگلیاں سیدھی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔

(۵) اللہ اکبر کی تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو چھاتیوں پر رکھیں۔ بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہتھیلی کو رکھیں۔<sup>۱۰۹</sup>

<sup>۱۰۹</sup> سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۴۸۲، ریاض دار عالم الکتب ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء (ورفع یدیه) قبل التکبیر وقیل معہ۔

(۶) قیام کے دوران نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو۔<sup>۱۱۰</sup>

(۷) ثنا اور تَعَوُّذ کے بعد تسبیہ پڑھیں۔<sup>۱۱۱</sup>

(۸) سورہ فاتحہ کے بعد تسبیہ<sup>۱۱۲</sup> اور پھر قرآن کی کسی بھی سورہ کی قرأت کریں (کم سے کم تین آیت)۔<sup>۱۱۳</sup>

(۹) اللہ اکبر کی تکبیر کے ساتھ رکوع میں جائیں۔<sup>۱۱۴</sup>

نوٹ: تکبیر انتقالیہ یعنی نماز کی ایک حالت سے دوسری حالت میں جاتے وقت تکبیر کہنا چاہیے۔ جیسے رکوع سے اٹھتے وقت اللہ اکبر شروع کر کے قیام کی حالت میں کھڑے ہونے تک ختم کرنا چاہیے۔

رکوع:

(۱) صرف اتنا جھکیں کہ انگلیاں گھٹنوں کو چھو پائیں۔

(۲) بازو جسم سے ملے ہوں، جسم اور بازو کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(۳) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کے درمیان ہوں۔<sup>۱۱۵</sup>

<sup>۱۱۰</sup> حسن شرنبلالی، نور الایضاح، ص: ۲۸، قاہرہ، مکتبہ محمد علی صوبیہ، سن اشاعت ندارد و نظر المصلی الی موضع سجودہ۔

<sup>۱۱۱</sup> ایضاً، ص: ۲۹

ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك ويستفتح كل مصلٍ

<sup>۱۱۲</sup> سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۴۸۲، ریاض دار عالم الکتب ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء و ذکر فی المحيط المختار قول محمد وهو أن يسبى قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة .

<sup>۱۱۳</sup> طحاوی، حاشیہ طحاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۴، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء (ثم قرأ الفاتحة وأمن الإمام والمأموم سراً) وحقيقته إسماع النفس كما تقدم (ثم قرأ سورة) من المفصل على ما تقدم (أو) قرأ (ثلاث آيات) قصار أو آية طويلة وجوبا .

<sup>۱۱۴</sup> سید ابن عابدین شامی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۴۸۲، ریاض دار عالم الکتب ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء .

(ثم) كما فرغ (يكبر) مع الإنحطاط (للكوع) .

<sup>۱۱۵</sup> ایضاً، ص: ۴۸

نظره إلى موضع سجوده حال قيامه، وإلى ظهر قدميه حال ركوعه

(۴) سبحان ربی العظیم کی تسبیح کم سے کم تین مرتبہ یا زیادہ ہو تو کسی بھی طاق اعداد میں پڑھیں۔ ۱۱۶

(۵) سمیع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے اٹھیں اور یتنا لك الحمد قیام کی حالت میں پڑھیں۔ ۱۱۷

(۶) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوں، جسم ساکت ہو۔ ۱۱۸

سجدہ:

(۱) اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ ۱۱۹

(۲) سجدے کی حالت میں جسم کو سنا ہوا رکھیں۔ (غیر مقلد حضرات یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ عورتیں سجدے کی حالت میں اپنے بازو اٹھا کر رکھیں اور سرین اوپر کریں۔ یہ بالکل غلط اور بے حیائی کا طریقہ ہے۔)

(۳) سجدے میں جاتے وقت پہلے اپنے گھٹنوں کو، پھر ہتھیلیوں کو، اُس کے بعد ناک اور سب سے آخر میں پیشانی کو زمین پر رکھیں۔ ۱۲۰

۱۱۶ ایضاً ص: ۳۹۴

وصرحوا بأنه بكرة أن ينقص عن الثلاث وأن الزيادة مستحبة بعد أن يختتم على وتر خمس أو سبع مالم يكن إماماً فلا يطول.

۱۱۷ ایضاً ص: ۳۹۶

(ثم يرفع رأسه من ركوعه مسبعا.. ويكتفي به الإمام) وقالوا يضم التحميد سرا (و) يكتفي (بالتحميد المؤتم) وأفضله اللهم ربنا ولك الحمد ثم حذف الواو ثم حذف اللهم فقط (ويجمع بينهما لو منفردا) على المعتد يسبح رافعا ويحمد مستويا.

۱۱۸ ایضاً ص: ۳۹۷

(و) يقوم مستويا) قوله (مستويا) هو للتأكد فإن مطلق القيام إنما يكون باستواء الشقين وإنما أكد لغفلة الأكثرين عنه فليس بمستدرك كما ظن قهستاني أو للتأسيس والبراد منه التعديل كما أفاده في العناية.

۱۱۹ الفتاوى الهندية، ج: ۱، ص: ۷۵، مصر، بولاق: المطبعة الكبرى الأميرية، ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء

ثم إذا استوى قائما كبر وسجد.

(۱۲۰) سید ابن عابدین ثانی، رد المحتار، ج: ۱، ص: ۳۸۲، ریاض: دار عالم الکتب، ۱۳۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء

(ويسجد واضعا ركبتيه) أو لا لقرعها من الأرض (ثم يديه) إلا لعذر (وجهه) مقدما انفه لها مر.

(۴) سجدے کی حالت میں انگلیاں سب جڑی ہوں اور قبلے کی جانب ہوں۔ ۱۲۱

(۵) ہتھیلیاں کان کے برابر ہوں۔ ۱۲۲

(۶) سجدے میں پنجے بالکل تنے ہوئے نہ ہوں، بلکہ زمین کے سہارے لگے ہوں۔

(۷) جسم کے تمام اجزاء قریب ہوں۔

(۸) پیٹ رانوں سے ملے ہوں اور ہاتھ بغل سے جڑے ہوں۔

(۹) کہنیاں زمین پر ٹکی ہوں۔

(۱۰) سجدے کی حالت میں نگاہ ناک کی نوک پر ہوگی۔ ۱۲۳

(۱۱) سجدے کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ کی تسبیح کم سے کم تین یا زیادہ کریں

تو طاق اعداد میں ہوں۔ ۱۲۴

(۱۲) تکبیر کہتے ہوئے جلسے کی حالت میں بیٹھ جائیں۔ ۱۲۵

جلسہ:

(۱) بائیں سرین پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں داہنی جانب نکالیں۔

۱۲۱ ایضاً ص: ۳۹۸

ضاماً اصابع يديه لتتوجه للقبلة.

۱۲۲ الفتاوى الهندية، ج: ۱، ص: ۷۵، مصر، بولاق: المطبعة الكبرى الأميرية، ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء

ويضع يديه في السجود حذاء أذنيه ويوجه أصابعه نحو القبلة.

۱۲۳ امام حصكفي، الدر المختار، ص: ۶۶، بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۳۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء

(ولها آداب) تركه لا يوجب إساءة ولا عتابا ترك سنة الزوائد. لكن فعله أفضل (نظرة إلى

موضع سجوده حال قيامه، وإلى ظهر قدميه حال ركوعه، وإلى أرنبة أنفه حال سجوده.

۱۲۴ الفتاوى الهندية، ج: ۱، ص: ۷۵، مصر، بولاق: المطبعة الكبرى الأميرية، ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء

ويقول في سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا.

۱۲۵ امام حصكفي، الدر المختار، ص: ۶۹، بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۳۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء

(ثم يرفع رأسه مكبرا ويكفي فيه) — (أدنى ما يطلق عليه اسم الرفع) — (ومجلس بين

السجدة تين مطمئنا)



(۲) دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں اور انگلیاں جڑی ہوئی ہوں۔

(۳) جلے کی حالت میں نگاہ گود میں ہو۔ ۱۲۶

(۴) جلے کی حالت میں پورے سکوت کے ساتھ بیٹھیں اور پھر دوسرا سجدہ ادا کریں۔ ۱۲۷

(۵) تکبیر کے ساتھ دوسرے سجدے میں جائیں۔ ۱۲۸

(۶) دوسرے سجدے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں۔ ۱۲۹

دوسری رکعت میں سجدے کے بعد تشہد میں بیٹھیں اور درود و دعا کے بعد سلام کے ساتھ اپنی نماز پوری کریں۔

☆☆☆☆

## خلاصہ بحث

فقہائے کرام استدلال قرآن و سنت کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اس بات کی حقیقت کا ادراک گذشتہ صفحات میں احادیث اور فقہائے کرام کے فیصلے پڑھ کر کیا جاسکتا ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہائے کرام نے عورتوں کے سجدے، رکوع اور بیٹھنے کا طریقہ مردوں سے الگ بتایا ہے۔ ان تمام کا استدلال ان احادیث سے کیا گیا ہے جس کا ذکر مراہیل ابو داؤد اور مسانید امام اعظم میں ہوا ہے۔

ایک عام مسلمان کی یہ علمی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ خود قرآن و سنت سے فقہی مسائل کا استنباط کر سکے۔ بڑی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ موجودہ دور میں غیر مقلد حضرات کالج جانے والے ہر طالب علم کو مجتہد بننے کی ترغیب دیتے ہیں۔ بڑا المیہ تو یہ ہے کہ یہ غیر مقلد حضرات اور کالج جانے والے اکثر طلباء انگریزی دینی کتابوں اور انٹرنیٹ پر ”شیخ گوگل“ (Shaikh Google) کی مدد سے مجتہد بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کسی کو واقعی علم کا شوق ہے تو اُسے علمائے اہل سنت سے رابطہ کر کے یا سنی مدارس میں داخلہ لے کر اصول قرآن، اصول حدیث اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔

کیا کوئی ذی فہم انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ گذشتہ چودہ سو سالوں میں تمام علما اور عام مسلمان سب کے سب غلط تھے اور غلط طریقے سے نماز پڑھ رہے تھے؟ ہم نے گذشتہ صفحات میں پچھلے چودہ سو سال میں لکھی گئی فقہ کی مشہور کتابوں کا حوالہ دیا ہے، جس میں واضح طور پر یہ وارد ہے کہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے۔ کیا غیر مقلد حضرات یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پچھلے چودہ سو سال میں تمام خواتین غلط طریقے سے نماز پڑھ رہی تھیں؟؟ کیا مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں رہنے والے یہ تمام فقہاء، سب ایک ساتھ ایک ہی معاملے میں غلطی کر سکتے ہیں؟

ایک عقل مند انسان کے لیے ان تمام سوالوں کا جواب ”نہیں“ میں ہے۔ لیکن غیر

۱۲۶ ایضاً ص: ۶۶

والی حجرہ حال قعودہ

۱۲۷ ایضاً

(و یجلس بین السجدتین مطمئناً) لہامر۔

۱۲۸ ایضاً ص: ۷۰

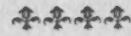
(و یکبر و یسجد) ثانیۃ۔

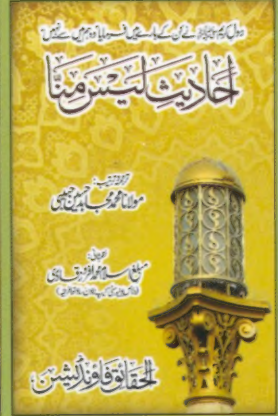
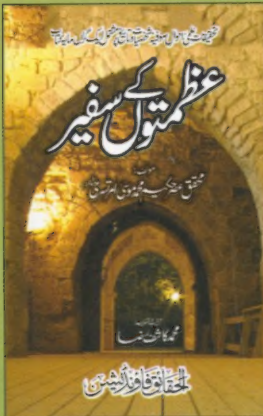
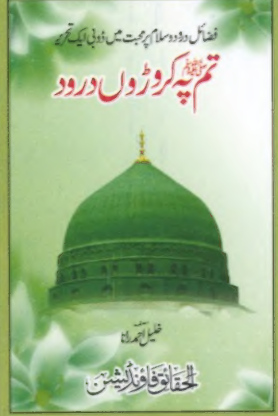
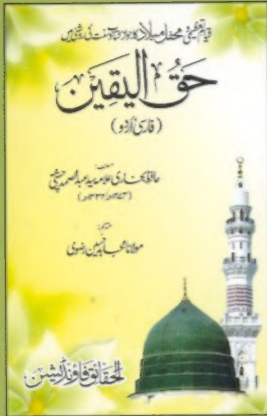
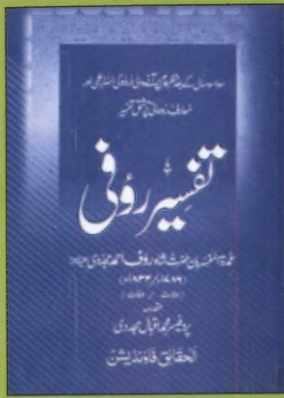
۱۲۹ ایضاً

(مطمئناً و یکبر للنبوض) علی صدور قدمیہ۔

مقلد حضرات کا ایک دوسرا ہی مخصوص نظریہ ہے، جس کے مطابق پچھلے چودہ سو سال میں ساری اُمت گمراہ تھی اور صرف پندرہویں صدی ہجری میں البانی کے آنے کے بعد اُمت نے نماز کا صحیح طریقہ سیکھا!!!

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان غیر مقلدین کے باطل عقائد و نظریات سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو تکبر و نفسانیت کو ترک کر کے شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا ہے کہ وہ اس ادنیٰ کوشش کو اپنے نبی مصلیٰ علیہ السلام کے صدقے میں قبول فرما کر اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین مصلیٰ علیہ السلام





الْحَقَّ أَقْوَامُ الْبِشِينِ